REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۹۵۲ء

جلد ۴۲ — شمارہ ۴۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ

سالانہ ۱۰۰ روپے

بیرونی ممالک:-

بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۴ ہجری — ۹ فتح ۱۳۷۲ ہش — ۹ دسمبر ۱۹۹۳ء

اخبارِ احمدیہ

لنڈن - ۳ دسمبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ)۔ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں۔

الحمد للہ۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ــــ!

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَمَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَيَاتِهٖ وَبَارِكْ فِيْ عُمُرِهٖ وَاَمْرِهٖ۔

ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو، گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذاء اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو

یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے

کلمات طیبات سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ۔۔ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ اُن لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ مَیں وہ درخت ہُوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصّہ لینا چاہتا ہے۔ مَیں ہر روز اس بات کیلئے چشم پُر آب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاجِ نبوّت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ مگر میدان میں نکلنا کسی مخنّث کا کام نہیں۔ ہاں غلام دستگیر ہمارے ملک پنجاب میں کفر کے لشکر کا ایک سپاہی تھا جو کام آیا۔ اب ان لوگوں میں سے اس کے مثل بھی کوئی نکلنا محال اور غیر ممکن ہے۔ اَے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دُعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دُعا نہیں سُنے گا۔ اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پُورا نہ کر لے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے۔ اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اَور مُنہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اَور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ مَیں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو۔ اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ مَیں اس میں سُستی کروں اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر مجھے کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا۔ اور بشر کیا ہے محض ایک مُضغہ۔ پس کیونکر مَیں حیّ قیّوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مُضغہ کے لئے ٹال دُوں۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذّبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اِس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ مَیں نہ بے موسم آیا ہُوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو .... دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں اور آسمانوں اور اُن سب چیزوں کو جو اُن میں ہیں تھامے ہوئے ہے وہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہو سکتا ہے۔ اور آخر ایک دن آتا ہے جو وہ فیصلہ کرتا ہے۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے کہ انجام انہیں کا ہوتا ہے۔ خُدا اپنی تجلّیات کے ساتھ اُن کے دِل پر نزول کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔ ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذاء اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو۔ اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دِکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا مگر خدا کہتا ہے کہ اَے لعنتی دیکھ مَیں تیرے سارے منصوبے خاک میں مِلا دوں گا۔ اگر خدا چاہتا تو اِن مخالف مولویوں اور ان کے پیروؤں کو آنکھیں بخشتا اور وہ ان وقتوں اور موسموں کو پہچان لیتے جن میں خدا کے مسیح کا آنا ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پُوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھائے گا۔ وہ اُس کو کافر قرار دیں گے۔ اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے۔ اور اس کی سخت توہین کی جائے گی۔ اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو اِن دنوں میں وہ پیشگوئی اِنہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔"

(اربعین ۳ صفحہ ۳۹۹ تا ۴۰۴)

جلسہ سالانہ قادیان

۲۴-۲۵-۲۶ دسمبر ۱۹۹۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔! احباب اِس عظیم الشان رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں سب کا حافظ وناصر رہے۔ آمین ٭

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ر فتح ۱۳۷۲ ہش

مُلّاں کا اِشتہار اور سچ سے شوقِ فرار

جامعہ رشیدیہ ریاض العلوم سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ کی جانب سے شائع شدہ ایک اشتہار بعنوان ــ "ہوشیار۔ ہوشیار۔ کذّاب و دجال سے ہوشیار" ہمیں ایک دوست نے بھجوایا ہے۔ اس بازاری اشتہار میں نہ تو اسلامی اخلاق کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور نہ ہی اسلامی شرافت کا لحاظ۔ عجیب بات یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کے ٹھیکیدار کہلاتے ہیں اور دوسروں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں، خود اسلام اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ وارفع اخلاق سے کوسوں دُور ہیں۔ اللہ اُن پر رحم فرمائے آمین۔

مذکورہ اشتہار میں شرافت سے گری ہوئی گندی زبان کے استعمال کے ساتھ ساتھ جی بھر کر جھُوٹ بھی بولا گیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد اسلامی عقائد کے خلاف ہیں۔ لعنۃ اللّٰہِ علی الکاذبین۔

ذیل میں ہم قارئین کرام کے علم کے لئے وہ اشتعال انگیز باتیں درج کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام کی طرف جھوٹے طور پر منسوب کی گئی ہیں۔

(۱) ـــ "مرزا صاحب خدا ہیں۔ مرزا صاحب خدا کی بیوی ہیں۔ خدا نے مجھ سے ہمبستری کی ہے۔ جیسے میاں بیوی سے تنہائی میں کرتا ہے (مرزا صاحب) میرا حمل ٹھہرا بعد دس مہینے میرا بچہ پیدا ہُوا جو میں ہوں .... مرزا صاحب بقولِ خود خدا، خدا کی بیوی، خدا کا بیٹا یا للعجب کل العجب"۔

(۲) ـــ "موجودہ قرآن پاک کے برابر ایک اَور قرآن ہے جس کے بیس پارے ہیں جو مرتبہ میں قرآن پاک کے برابر ہیں جس کی تلاوت ہر قادیانی پر ضروری ہے جس کا نام کتاب مبین ہے"۔

(۳) ـــ "جو آدمی مرزا صاحب کو نبی نہ مانے چاہے خدا اور رسول عربی کو مانتا ہو اور عملِ صالح کرتا ہو مگر وہ کافر ہے۔ جہنمی ہے۔ یعنی مرزا صاحب کو ماننا اسلام کا جز ہے"۔

(اشتہار مولانا عبد الحفیظ مہتمم جامعہ رشیدیہ ریاض العلوم سونگھڑہ۔ کٹک اُڑیسہ)

قارئینِ کرام! اب مذکورہ ہرسہ امور کے متعلق سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ یہ اقتباسات ہم نے آپؑ کی کتاب "کشتی نوُح" سے لئے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ اُن کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیّر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اس کا بیٹا"۔ (ص۲۲)

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو..... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں"۔ (صفحہ ۴۳، ۴۴)

خدا کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقیدہ کے بعد ملاحظہ فرمایئے قرآنِ مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں آپ کا خیال۔ فرماتے ہیں:-

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجُور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے..... نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچّی محبّت اُس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو..... نجات یافتہ کون ہے؟ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اَور کتاب ہے"۔

اشتہار میں تیسری بات جو پیش کی گئی ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو وہی مسیح اور امام مہدی سمجھتے ہیں جس کا وعدہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اور بزرگانِ اُمت نے چودھویں صدی میں جس کی آمد کے متعلق ارشادات فرمائے ہیں۔ اس مسیح کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نبی کے خطاب سے نوازا ہے۔ اگر اعتبار نہ ہو تو صحیح مُسلم کھول کر دیکھ لو۔ رہی بات کہ مرزا صاحب کو ماننا جُزوِ اسلام ہے کہ نہیں تو ہم اپنے مخالفین سے پوچھتے ہیں کہ وہ آسمان سے جس مسیح کی آمد کا اِنتظار کر رہے ہیں اور جس مہدی کے انتظار کا مقررہ زمانہ گزر چکا ہے اس کا ماننا اسلام کا جُز ہے یا نہیں؟ اور اس کے ماننے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تعلیم ہے؟ پس ہمارے نزدیک تو مسیح و مہدی کا ماننا اِسلام کا جزُو ہے۔ اگر اشتہار شائع کرنے والے مُلّاں کے نزدیک نہ ہو تو اُس کی اپنی مرضی ہے۔ ورنہ سب بزرگانِ اُمّت کا آج تک یہی عقیدہ رہا ہے۔

رہا یہ الزام کہ ہم مُسلمانوں کو کافر کہتے ہیں، تم ہی خدا کو حاضر ناظر جان کر کہو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے مولویوں کو کافر کہا، یا مولویوں نے تمام ہندوستان میں پھر کر آپؑ کے خلاف کُفر کے فتوے حاصل کئے اور دیئے۔ اب ایک کلمہ گو کو کافر کہنے کے نتیجے میں تم لوگ بمطابق حدیثِ نبویؐ خود ہی کافر ہو گئے۔ اور اپنے ہی تیر سے خود شکار ہو گئے۔ ویسے بھی آپ حضرات کو ایک دُوسرے کے خلاف کُفر کے فتوے لگانے کا بہت شوق ہے۔ اور خود آپ کے فرقہ دیوبندیہ کے متعلق دوسرے علماء نے جو فتوے دیئے ہیں اس کے بعد تو آپ لوگوں کو اسلام کی ٹھیکیداری چھوڑ دینی چاہیئے۔ (دیوبندیوں کے خلاف دُوسرے علماء کے فتویٰ کُفر کی فوٹو کاپی ہم دُوسری جگہ شائع کر رہے ہیں۔)

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ "مرزا صاحب خُدا ہے"۔ تو جیسا کہ ہم حوالہ جات پیش کر چکے ہیں حضور علیہ السلام نے کبھی دعویٰ نہیں فرمایا کہ آپؑ خدا ہیں۔ اور کبھی آپؑ نے احمدیوں کو تعلیم نہیں دی کہ وہ آپؑ کو خدا کر کے مانیں اور نہ آج تک کسی احمدی کے ذہن میں یہ بات ہے۔ ہاں حضور علیہ السلام نے کشف میں دیکھا کہ گویا آپؑ خدا ہیں۔ اور تعبیر الرؤیا کی مشہور کتاب "تعطیر الانام" میں لِکھا ہے کہ جس نے خواب میں دیکھا کہ وہ خدا ہو گیا ہے تو وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا گیا۔

(باقی دیکھئے ص۱۴ پر)

خطبہ جمعہ

اللہ کی اطاعت کرو محمد رسول اللہ کی اطاعت عشق سے کرو اسی میں تمہاری نجات ہے

اسی میں زندگی کا راز ہے کہ انسان دین کو دنیا پر مقدم رکھے

دنیا کی زینتیں اگرچہ گہری پیوست ہوں تو نیکیاں ان شاخوں پر عارضی بہار کے سرسبزی کے طور پر دکھائی دیتی ہیں

اپنے اموال میں اپنی جائیدادوں میں اپنی کھیتوں میں غیر کے حقوق نکال دیں پھر اپنے اموال پر غیروں کے حقوق خود قائم کریں

خطبہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ اخاء اکتوبر ۱۳۷۲ ہش / ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

حسب سابق اس خطبہ کا آغاز بھی مختلف ممالک میں

مختلف جماعتی اجتماعات کے ذکر

سے کرتا ہوں۔ مجلس انصار اللہ ضلع اسلام آباد (پاکستان) کا تربیتی اجلاس کل سے شروع ہے اور آج اختتام پذیر ہوگا۔ مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش کا سالانہ اجتماع بھی شروع ہے جو ۲۱ سے ۲۳ اکتوبر تک جاری رہے گا۔ آج مجلس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ اور ضلع گوجرانوالہ۔ مجلس انصار اللہ بیت التوحید لاہور کے سالانہ اجتماعات ہو رہے ہیں۔ آج اور کل لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ یادگیر (ہندوستان) اور لجنہ اماء اللہ کیرلہ کا صوبائی اجتماع اور اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا سرادہ اور اطفال الاحمدیہ بھارت کا پندرھواں سالانہ اجتماع آج ۲۲ اکتوبر سے شروع ہو رہا ہے۔

خدام الاحمدیہ کا بھارت کا سالانہ اجتماع تو دراصل بہت پرانا ہے جب سے خدام الاحمدیہ کا آغاز ہوا ہے وہ قادیان بھارت ہی سے ہوا تھا۔ اس لئے تعجب ہے کہ انہوں نے اپنا سلسلہ کیوں کاٹ لیا جبکہ پاکستان کی جماعتوں نے یہ گنتی اسی وقت سے شروع کر رکھی ہے جب سے کہ خدام الاحمدیہ کا آغاز ہوا تھا۔ بھارت کا جو اجتماع ہے وہ بہرحال اسی وقت سے شروع ہونا چاہیئے جب سے کہ خدام الاحمدیہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ اگر وہ یہ کہتے ہوں کہ بھارت ملک کا الگ اجتماع اب ہو رہا ہے تو وہ پھر چند سال کی گنتی ہے۔ جب میں نے یہ اعلان کیا کہ ایک مرکزی صدر کی بجائے مختلف ممالک کے اپنے اپنے صدران ہوں گے تو اس حساب سے پھر ان کا یہ اجتماع اس وقت سے شمار ہونا چاہیئے بہرحال یہ سوال نہیں ہے اس سے بہت پرانا یہ اجتماع چل رہا ہے۔

لجنہ اماء اللہ پنجاب (ہندوستان) کا سالانہ اجتماع کل بروز ہفتہ شروع ہوگا جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ ٹوباگو کا جلسہ سالانہ پرسوں ۲۴ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔

اس سلسلہ میں صرف ایک دو باتیں خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں اوّل تو مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت ہی فعال مجلس ہے اور میری توقعات سے بہت بڑھ کر مخلص اور فدائی خدام اس مجلس میں ہیں۔ بہت سخت گھمبیر حالات میں جبکہ ہر طرف سے مخالفت نے ان کو گھیر رکھا تھا اور تعداد بہت تھوڑی تھی انہوں نے بڑی جوانمردی کے ساتھ اور بڑی ہمت اور اخلاص اور توکل کے ساتھ وقت گزارے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے ساتھ ساتھ ان کے پھل بھی عطا

کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روایات کو بھی ہمیشہ زندہ رکھے اور پہلے سے بڑھ کر ان خوبیوں میں بڑھائے اور دنیا بھر کے خدام کو اس پہلو سے اپنے اپنے ملک میں بھی اور دنیا میں بھی مثالی بنائے۔

جہاں تک مجلس انصار اللہ سیالکوٹ (پاکستان) کا تعلق ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سیالکوٹ کو دنیا بھر میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے جماعت احمدیہ کے آغاز پر گورداسپور کے علاوہ جس ضلع نے سب سے زیادہ احمدیت کی خدمت کی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا ہے وہ ضلع سیالکوٹ تھا اور اس پہلو سے خدا تعالیٰ نے بھی اس ضلع کے احمدیوں پر اتنے فضل نازل فرمائے کہ آج ساری دنیا میں ان بزرگوں کی اولادیں اپنے باپ دادا کی خدمات کا پھل کھا رہی ہیں اور ان خاندانوں کو اتنی حیرت انگیز ترقیات ہوئی ہیں کہ انسان حیرت سے دیکھتا ہے کہ کس ضلع سے لوگ اٹھے ہیں اور کس طرح ساری دنیا پر پھیل گئے اور دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے بڑی بڑی عظمتیں حاصل کیں۔ بڑے بڑے مقامات حاصل کئے اور آئندہ ان خاندانوں نے دوسری جگہ پر پھیل کر خدمت کے جھنڈے بلند کئے اور ابھی بھی دنیا کی اجتماعی خدمات میں سیالکوٹ کے احمدیوں کی نسلوں کی خدمات کو ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے اس کے بعد کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کیا بنی اور کیا بگڑی کہ انہوں نے دین کی ان خدمات میں دلچسپی کم کر دی (میں منہ موڑنے کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہتا) دنیا کے دھندوں میں زیادہ مشغول ہو گئے دین پر سیاست کو ترجیح دینے لگے۔ خاندانی رقابتوں اور رشتوں میں مبتلا ہو گئے اور دنیا کی ذلیل ذلیل نمبرداریوں میں اپنی عزتیں شمار کرنے لگے۔ اور چوہدراہٹ کا وہ بگڑا ہوا تصور جس نے ایک لمبا عرصہ تک پنجاب پر قبضہ کئے رکھا تھا وہ ان خاندانوں کے سروں میں سما گیا اور اس کے بعد پھر وہ سارا وقار کھو بیٹھے۔ سیالکوٹ کی جماعتیں صف اوّل میں شمار ہونے کی بجائے سب سے پیچھے جا پڑیں اور اب وہ ماضی کی یادگاریں ہی رہ گئی ہیں جیسے کھنڈرات رہ جایا کرتے ہیں۔ ان میں کم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان پرانی اقدار کو زندہ رکھنے کا اہتمام کئے ہوئے ہیں اب کچھ عرصہ سے یہ احساس بیدار ہو رہا ہے۔

انصار اللہ سے میں خصوصیت سے مخاطب ہوتا ہوں

کہ آپ کے اس دنیا میں تھوڑے دن رہ گئے ہیں اگرچہ خدام انصار سے پہلے بھی مر سکتے ہیں، اطفال بھی خدام سے پہلے مر جاتے ہیں لیکن بالعموم جب ہم ایک گروہ کی بات کرتے ہیں تو انصار کے اس دنیا میں رہنے کے دن خدام اور اطفال کے مقابل پر تھوڑے ہیں۔ ان تھوڑے دنوں میں خدمت کی جتنی توفیق ہے وہ حاصل کر لیں۔ کھوئی ہوئی روحانی اقدار کو از سر نو حاصل کرنے

کی جس حد تک کوشش ہے آپ بھی یہ کوشش کریں تو آپ کے نیک اثرات آپ کی نوجوان نسل پر بھی اور چھوٹی نسلوں پر بھی پڑیں گے اور میری ہمیشہ سے یہ دعا رہی ہے اور تمنا رہی ہے، اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گی کہ سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ پھر وہ مرتبہ اور مقام عطا فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ان کو عطا ہوا تھا پس ان کھوئی ہوئی اقدار کو از سر نو سمیٹ جائیں ان سے چمٹ جائیں اور پھر چمٹ جائیں۔ حرز جان بنالیں اور نہ چھوڑیں جب تک کہ خدا کا بلاوا نہ ان کو آجائے یعنی اس دنیا میں رہتے ہوئے جب تک زندہ ہیں ان اعلیٰ اور بزرگ اقدار سے چمٹے رہیں۔ اسی میں ان کی زندگی ہے اسی میں ان کی دنیا ہے۔ اسی میں دین ہے۔ جب سے وہ دباؤ پڑی ہے جس کا میں نے ذکر کیا۔ سیالکوٹ کی جماعتوں کا نہ دین رہا نہ دنیا رہی آپس میں پھٹ گئیں۔ عزتیں اور وقار جاتے رہے۔ اس ضلع میں وہ لوگ جو پہلے جماعت احمدیہ پر زبانیں دراز کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے جن پر جماعت کا ایک عظیم رعب طاری تھا ان لوگوں نے آٹھ آٹھ کے ان [illegible] کو بھی گالیاں دیں۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بھی زبانیں دراز کیں اور ہر طرح سے گند اچھالے تو یہ کوئی زندہ رہنے کے آثار نہیں ہیں۔ زندہ رہنے کے اسلوب نہیں ہیں اگر زندہ رہنا ہے تو شان کے ساتھ زندہ رہیں۔ بھٹک کر اور جھک کر اور دنیا کے سامنے بچھ کر زندہ رہنے کے انداز موت سے زیادہ مشابہ ہیں زندگی سے کم۔ باقی سب جماعتیں اور خدام اور انصار اور لجنات بھی اس امر کو یاد رکھیں کہ اسی میں

زندگی کا راز

ہے کہ انسان دین کو دنیا پر مقدم رکھے جس دن آپ نے دنیا کو دین پر مقدم کرنا شروع کیا وہی دن آپ کے ہلاکت کے سفر کا آغاز ہوگا۔ پھر آپ کا ہر قدم تنزل کی طرف اٹھے گا۔ اس لئے ہمیشہ اس بنیادی نکتے کو یاد رکھیں اور یہی بیعت کا مضمون ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی ایک جملے میں آپ کو ہمیشہ کے لئے ترقی کا راز سمجھا دیا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ چھوڑنے کا نہیں فرمایا۔ مقدم رکھنے کا فرمایا ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں کے لئے بھی یہی پیغام ہے۔ ہندوستان کی لجنہ اماء اللہ سے متعلق میں یہ ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے فضل سے بہت اچھی لجنہ ہے۔ بہت بیدار ہے۔ خواتین میں مردوں سے پیچھے نہیں بلکہ بسا اوقات آگے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لجنات کو بھی اپنے فضل کے ساتھ ہمیشہ نیکیوں پر قائم رہنے اور آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات کا ذکر

کرتے ہوئے یہ عرض کیا تھا کہ قرآن کریم نے حضرت یوسف کے قصے کو بہترین قصہ قرار دیا۔ بہت ہی حسین، بہت ہی دلکش۔ شروع میں تو مجھے تعجب ہوتا تھا لیکن میں نے جتنا غور کیا مجھے اس قصے کا حسن اور زیادہ نمایاں اور جاذب نظر ہو کر دکھائی دینے لگا۔ اس پر میرے ایک پرانے بزرگ استاد نے مجھے توجہ دلائی ہے کہ یہاں اَحْسَنَ الْقَصَصِ فرمایا گیا ہے اَحْسَنَ الْقِصَصِ نہیں فرمایا۔ قصہ کی جمع قِصَص ہوتی ہے اور قَصَص سے مراد قصہ نہیں بلکہ تتبع کرنا ہے جستجو کرنا اور اسی قسم کا مضمون ہے قصے کا بیان کہا جا سکتا ہے۔ ان کا میرے دل میں بڑا احترام ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ علوم ظاہرہ پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں لیکن اس سلسلہ میں میں معذرت کے ساتھ ان کا یہ مشورہ قبول

کرنے سے قاصر ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل علم نے جہاں یہ بات بھی لکھی ہے جو میرے سامنے پیش کی گئی وہاں اس بات پر بھی زور دیا اور بڑے واضح قطعی گواہیاں پیش کیں کہ سورۂ یوسف میں جہاں اَحْسَنَ الْقَصَصِ فرمایا گیا ہے وہاں بہترین قصہ مراد ہے اور اس کے دلائل پیش کئے۔ مثلاً انگریزی ڈکشنری میں سب سے زیادہ اہم اور مستند کتاب LANE کی ہے۔ LANE جہاں اور معنے بیان کرتا ہے وہاں یہ بھی لکھتا ہے کہ اَحْسَنَ الْقَصَصِ میں لفظ قصص قصے کا متبادل ہے کیونکہ یہ SUBSTANTIVE ہے اور عربی لغت سے یہ ثابت ہے کہ بعض دفعہ SUBSTANTIVE کو اسم کے متبادل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ پس یہاں اس کا ترجمہ قصہ کرنا ناجائز نہیں لیکن اس سے بہت بڑھ کر ایک بہت ہی بزرگ صاحب فہم اور صاحب عرفان عالم دین حضرت علامہ امام راغب کی گواہی ہے۔ میں تو علامہ امام راغب کے علم سے جتنا استفادہ کرتا ہوں اتنا ہی ان کی محبت میرے دل میں بڑھتی جاتی ہے اور درود میں میں ان کو بھی آل میں شامل کرتا ہوں کیونکہ قرآن کریم کے الفاظ پر جتنی گہری نظر ڈال کر انہوں نے جو کتاب لکھی ہے جسے مفردات امام راغب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کی کوئی اور نظیر سارے عالم اسلام میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ بہت گہری نظر سے مطالعہ کیا اور قرآن سے گواہیاں نکالیں اور جو بات بیان کی اس کی قرآن سے ایسی ٹھوس شہادت پیش کی ہے کہ کسی عالم کو پھر اس کے مقابل پر زبان کھولنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک لمبی بحث ہے آپ اس میں فرماتے ہیں وَالْقَصَصُ لِلْاَخْبَارِ الْمُتَتَبَّعَةِ یعنی قَصَصٌ ان خبروں کو بھی کہتے ہیں جن کی پیروی کی جائے پس قصص یعنی تتبع کے نتیجہ میں جو اخبار ہاتھ آتی ہیں ان کو بھی قصص کہا جاتا ہے قال: لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ کہ دیکھیں قرآن کریم نے فرمایا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ۔ حق کے بیان کرنے کا طریق مراد نہیں ہے بلکہ حق کے تعلق میں قصے مراد ہیں۔ پھر فرماتے ہیں قرآن کریم نے فرمایا۔ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ کہ اس نے قصے بیان فرمائے یہاں قصص نہیں فرمایا "بیان کرنے کا طریق" بیان فرمایا تو مراد ہو ہی نہیں سکتی۔ پس ثابت ہوا کہ قرآن لفظ قصص کو قصہ کے متبادل بھی استعمال کرتا ہے۔ پھر اس آیت کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ کہ ہم تیرے سامنے بہترین قصہ بیان کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ حسین قصہ بیان کر رہے ہیں۔ پس ان مثالوں میں جہاں قصص قصے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے حضرت امام راغبؒ نے اس آیت کریمہ کو بھی شامل کر لیا ہے۔ یہ میں اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ یہ بزرگ عالم جن کا میں نے ذکر کیا ہے یہ تو ہمیشہ بلاتردد جب بھی ان کے ذہن میں کوئی ایسا خیال آئے کہ جس کی طرف مجھے متوجہ کرنا ہو یہ ضرور متوجہ فرماتے ہیں اور ان کا بڑا احسان ہے کہ اس معاملے میں کسی جھوٹے حرف میں یا جھوٹے ادب میں مبتلا نہیں ہوتے لیکن بہت سے ایسے علماء ہیں جو سمجھتے ہوں کہ میں نے غلط بات کہی ہے لیکن دل میں اس وجہ سے چھپا جاتے ہیں کہ شاید ادب کا غلط تصور ہے یا اس وجہ سے چپ ہو جاتے ہیں کہ میرے تقویٰ کا غلط تصور ہے اور ڈرتے ہیں کہ میں برا مناؤں گا۔ ان سب کے علم میں یہ بات آجانی چاہئے کہ یہ ترجمہ درست ہے غلط نہیں ہے اگرچہ بعض علماء لفظ قصص کا دوسرا معنی بھی لیتے ہیں جو غلط نہیں لیکن بہت بڑے بڑے علماء کے نزدیک یہ بھی درست ہے۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے یہ گزارش کی تھی کہ صوفیاء کا ایک بہت ہی مشہور مقولہ ہے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ میں نے احادیث میں تلاش کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بھی کہیں یہ فرمایا ہے تو میرے علم میں کوئی ایسی حدیث تو نہیں آئی جس میں یہ فرمایا ہو کہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا لیکن ایک اور حدیث ایک مضمون

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ احسن رنگ میں یوں پیش فرمایا ہے: یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کہ اے بنی نوع انسان! اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اختیار کرو پیشتر اس سے کہ تَمُوْتُوْا: تم مر جاؤ۔ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا: اور اعمال صالحہ بجا لانے میں جلدی کرو پیشتر اس کے کہ تم دوسری باتوں میں مشغول کر دئے جاؤ۔

دوسری باتوں میں مشغول کر دئے جانے کا جو مضمون ہے یہ مزید وضاحت طلب ہے اس میں بہت ہی گہری حکمت کا بیان ہے۔ اگر انسان اعمال صالحہ کی بجا آوری میں جلدی نہیں کرتا تو ایسے مواقع بسا اوقات ہاتھ سے نکل جاتے ہیں اور پھر ہاتھ نہیں آیا کرتے ہر انسان کے اندر تبدیلی کا ایک وقت آتا ہے۔ دل سے ایک موج اٹھتی ہے جو نیکی کی موج ہوتی ہے۔ اس وقت وہ کہتا ہے کہ میں یوں کر دوں اور یوں کر دوں۔ قرآن کریم کے مطالعہ کے وقت، احادیث کے مطالعہ کے وقت، بزرگوں کے اقوال خصوصاً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات سے بارہا دل میں ایسی لہریں اٹھتی ہیں کہ میں اپنے کو یہ کرنے پر آمادہ پا رہا ہوں۔ میرا دل چاہتا ہے میں ایسا ہو جاؤں وہ وقت اس نیک ارادے کو عمل میں ڈھال دینے کا ہے اور اگر انسان جلدی نہ کرے تو یہ وقت ضرور ہاتھ سے چلا جاتا ہے۔ وہ کیفیت مدام نہیں رہتی اسی طرح رمضان مبارک میں بھی ایسے وقت آتے ہیں، ایسی راتیں آتی ہیں جب انسان کا دل چاہتا ہے کہ سب کچھ خدا کے حضور حاضر کر دے اور اس وقت ہمت نہیں ہوتی کہ اس خواہش پر عمل پیرا ہو سکیں۔ عمل نہ کرنے کے نتیجہ میں رمضان گیا اور نیک ارادے بھی اس کے ساتھ رخصت ہوئے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا جو فرمایا تو مراد یہ ہے کہ نیکیوں کے علاوہ ایسے مشاغل میں مبتلا ہو جاؤ جو تمہیں نیک کاموں سے غافل کر دیں جن کی وجہ سے تمہارے نیک مواقع ہاتھ سے جاتے رہیں۔

تُشْغَلُوْا میں ایک اور بھی تنبیہ ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہیں مصیبتوں میں مبتلا فرما دے تم ایسے گورکھ دھندوں میں پڑ جاؤ جو تمہارے لئے تکلیف کا موجب بنیں اور پھر نیک اعمال کی طرف لوٹنے کی تم میں صلاحیت ہی نہ رہے۔ تُشْغَلُوْا میں مرضیں بھی آ جاتی ہیں ایک صحتمند انسان عبادت کا جیسا حق ادا کر سکتا ہے بیمار نہیں کر سکتا لیکن اگر انسان صحت کے ہوتے ہوئے عبادت سے غافل رہے تو بسا اوقات ایسے انسان میں ایسی بیماریاں آ جاتی ہیں کہ وہ پھر عبادت کے لائق ہی نہیں رہتا یہ مضمون بڑا وسیع ہے۔ نیکی کی راہ میں کوئی نہ کوئی بیماری حائل ہو سکتی ہے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا کہہ کر احتمالی بیماریوں کا بھی ذکر فرما دیا احتمالی حادثات کا بھی ذکر فرما دیا اور کئی قسم کے گورکھ دھندے جو انسان کو گھیر لیتے ہیں اور انسان ان میں مبتلا ہو جاتا ہے ان کا بھی ذکر فرما دیا اور اس بنیادی فطرت انسانی کا بھی ذکر فرما دیا کہ ہر انسان کی زندگی میں ایسے لمحات آتے ہیں جب وہ اپنے آپ کو نیک ارادوں پر تیار پاتا ہے اس وقت وہ ارادہ اگر عمل میں نہ ڈھلے تو وقت ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ پس اس پہلو سے تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا مضمون جو دراصل تبتّل سے تعلق رکھتا ہے اس کے یہ سارے پہلو بھی ہمارے سامنے آ گئے یعنی تبتّل ہر اس موقع پر اختیار کیا جا سکتا ہے جب خدا تعالیٰ کی طرف سے دل میں ایک روحانی تحریک پیدا ہو رہی ہو۔ اس طرح زیادہ آسانی کے ساتھ ٹکڑا ٹکڑا تبتّل کی توفیق مل سکتی ہے جب دل میں ایک نیکی کی لہر دوڑی اس حصہ پر عمل کر لیا کیونکہ وہ عمل کرنے کا سب سے زیادہ آسان موقع ہے کہ دل کی ہوائیں اور دل کے مزاج اس نیکی کو اختیار کرنے کے مطابق چل رہے ہیں۔ ان کے مخالف نہیں چل رہے۔ اس پہلو سے تبتّل کو اختیار کرنے کے طریق ہمیں سمجھا دئے گئے کہ اگر تم تدریج اور کوشش کے ساتھ تبتّل اختیار کرنے کی کوشش کرو گے یعنی بدیاں چھوڑ کر نیکیوں کی طرف آنے کی کوشش کرو گے تو ممکن ہے کہ تمہیں توفیق نہ ملے۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ایسے وقت تم ضرور آگے بڑھو گے جب

نیکی کی طبعی تحریک

دل میں پیدا ہو رہی ہے اس وقت تبتّل اختیار کر لینا ورنہ تُشْغَلُوْا یعنی وہ بیماریاں جن سے بچ کر خدا کی طرف آنے کا ہم تمہیں ہدایت کر رہے ہیں وہ تمہیں گھیر لیں گی تم ان میں مشغول ہو جاؤ گے پھر تمہارا بچ نکلنا مشکل ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تبتّل کے مضمون پر فرماتے ہیں:
"اللہ تعالیٰ کو واحد سمجھتا ہے (یعنی انسان جو اللہ تعالیٰ کو واحد سمجھتا ہے) لیکن دوسرے سے بھی تعلق رکھتا ہے تو توحید کہاں رہی؟ (اللہ نہ رہا کچھ اور بھی اس کے ساتھ پیدا ہو گئے) یا خدا تعالیٰ کو رازق مانتا ہے مگر کسی دوسرے پر بھی بھروسہ کرتا ہے یا دوسرے سے محبت کرتا ہے یا کسی سے امید اور خوف رکھتا ہے تو اس نے واحد کہاں مانا؟ غرض ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ کو واحد ماننے سے توحید حقیقی متحقق ہوتی ہے مگر یہ اپنے اختیار میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی ہستی پر کامل یقین سے پیدا ہوتی ہے۔"
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۴۹)

پھر فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ سے تعلق

کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے ہم بار بار اپنی جماعت کو اس پر قائم ہونے کے لئے کہتے ہیں۔ کیونکہ جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع (یعنی تبتّل۔ علیحدگی) اور اس کی محبت دل سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ثبات میسر نہیں آ سکتا۔"
(البدر جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۳)

یہ بہت ہی گہرا مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے محویت سے مراد ہے خدا کے لئے خالص ہونا۔ اس کا لفظی ترجمہ تو ہے اس میں کھوئے جانا۔ خدا تعالیٰ میں کھوئے جانے کی ضرورت ہے اور یہ کیسے حاصل ہو سکتا ہے جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع نہ ہو یعنی پہلی منزل اس کی یہ ہے کہ دنیا سے انسان کاٹا جائے۔ اگر کاٹا نہیں جاتا تو اس وقت تک خدا تعالیٰ کی ذات* میں لگ نہیں سکتا جب تک کہ صفات سیئہ سے اس کا تعلق کاٹا نہیں جاتا اور دنیا کی محبت دل سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی دو محبتیں بیک وقت برابر نہیں چل سکتیں ایک محبت کو ضرور غالب ہونا ہے جب تک دنیا کی محبت غالب رہے گی اور جب تک دنیا کی محبت غالب رہے اللہ تعالیٰ کی محبت جڑ نہیں پکڑ سکتی۔ پس آپ جب بھی محبت کے مضمون پر غور کریں گے تو مشکل یہ پیش آئے گی کہ یہاں ایک جڑ کا سوال نہیں۔ بیسیوں سینکڑوں ہزاروں جڑیں ہیں جنہوں نے ہمیں غیر اللہ کی محبت میں باندھ رکھا ہے۔ غیر اللہ کی محبت کی زمین میں ہم پیوستہ ہیں۔ بعض لوگوں کی جڑیں ہلکی ہیں اور اوپر ہیں اور بعض زلازل بعض آندھیاں ان کی جڑیں اکھیڑنے میں ان کی مدد کرتی ہیں۔ زخم پڑتے ہیں۔ مصائب وارد ہوتے ہیں اور ان درختوں کی جڑیں جو زمین میں پیوستہ تھیں ان۔ الگ ہو جاتی ہیں۔ پھر اللہ فضل فرمائے تو خدا

* ذات کا لفظ تو شاید ان معنوں میں اطلاق نہ پاتا ہو مگر میرا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ سے

تعالیٰ کی محبت کی زمین میں وہ دوبارہ پیوستہ ہو سکتی ہیں لیکن بعضوں کی جڑیں گہری ہوتی ہیں۔ جو کبھی ابتلاء آتے ہیں۔ جیسی نصیحت کی جاتی ہے وہ اسی طرح اسی زمین میں گہری پیوست رہتی ہیں تو فرمایا کہ جب تک پہلے پیالے سے جڑیں اُکھیڑ نہ لی جائیں اللہ کی محبت میں وہ جڑیں لگ نہیں سکتیں جب ایک دفعہ اکھیڑی جاتی ہیں تو پھر کیا ہوتا ہے فطرتوں میں طبعی جوش پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ایک ایسا شخص جس کی جڑیں اُکھڑ جاتی ہیں اس کی ابتلاء کا زمانہ بہت تھوڑا ہے وہ جتنی جلدی ممکن ہو اُن جڑوں کو دوبارہ کسی زمین میں پیوستہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی پودوں کا حال ہے جو پودے ہواؤں اور آندھیوں سے اکھڑ کر اپنے اصل موطن سے الگ ہو جاتے ہیں اپنی جگہوں سے جدا ہو جاتے ہیں جہاں کہیں ہوا اُن کو ٹھہراتی ہے وہاں وہ فوری طور پر جڑیں زمین میں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں تو فرمایا کہ دنیا سے جڑیں اکھیڑ دو تو پھر ایک طبعی جوش پیدا ہوگا کہ نئی جگہ جڑیں لگیں۔ پھر خدا کی ذات میں پیوستہ کا مضمون آسان تر ہو جائے گا تم خود بخود چاہو گے کہ دنیا سے کاٹے گئے خدا تو ملے اور کم سے کم اس مجبوری کے پیش نظر ہی تمہیں اللہ تعالیٰ میں محو ہونے میں مدد ملے گی۔ اس کے بغیر کچھ ثبات میسر نہیں آسکتا جڑوں کے اکھڑنے کا جو مضمون میں نے اب بیان کیا ہے اس کا ثبات سے تعلق ہے جڑیں پیوستہ ہوں تو ثبات آتا ہے اور جب تک انسان خدا تعالیٰ کی ذات میں محو نہ ہو

نیکیوں پہ ثبات

اس لئے نہیں آسکتا کہ دُنیا کی زمین میں اگر جڑیں گہری پیوست ہوں تو نیکیاں شاخوں پر صرف عارضی بہار کے سرسری اثر کے طور پر دکھائی دیتی ہیں جڑیں فیصلہ کرتی ہیں کہ اس درخت نے کیا بننا ہے اور کیسے رہنا ہے اور کوئی نیکی وہاں ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتی جب تک کہ جڑیں اس کی تائید نہ کریں۔ پس جب تک انسان کی محبت کی جڑیں اللہ تعالیٰ کی ذات میں پیوستہ نہیں ہو جاتیں اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تمہاری نیکیوں کو ثبات میسر نہیں آسکتا۔ ہم نے روز مرہ دیکھا ہے کہ ایک انسان نیکیوں کو اختیار کرتا ہے پھر اکھڑ جاتا ہے پھر اختیار کرتا ہے پھر اکھڑ جاتا ہے۔ ہر وقت اس دغدغہ میں اس کا وقت گزرتا ہے کہ کیا کروں، کس طرح اپنی نیکیوں کو ثبات بخشوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا حل پیش فرما دیا کہ اس کا حل تبتّل الی اللہ ہی ہے۔ ہر محبت کے مقام پر محبت الٰہی کا ایک مرتبہ ہے۔ جس جس محبت میں تم دُنیا سے تعلق کاٹ کر اللہ تعالیٰ کی محبت اختیار کرو گے تو لازماً وہیں تمہاری ان نیکیوں کو ثبات مل جائے گا جن کا اس مضمون سے تعلق ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مثال دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

> "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر خدا میں گم اور محو ہوگئے تھے کہ آپ کی زندگی کے تمام انفاس اور آپ کی موت، محض خدا تعالیٰ کے لئے ہوگئی تھی اور آپ کے وجود میں نفس، مخلوق اور اسباب کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا تھا (یہ کامل تبتّل ہے) اور آپ کی روح خدا کے آستانہ پر ایسے اخلاص سے گری تھی کہ اس میں غیر کی ایک ذرہ آمیزش نہیں رہی تھی"
>
> (ریویو آف ریلیجنز۔ جلد اوّل صفحہ ۱۷۸)

تبتّل کا یہ مضمون اپنی انتہا تک پہنچا ہوا ہے اس سے آگے کا تبتّل ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں اس قسم کی محویت ہو دوسرا تعلق بالکل کالعدم ہو جائے بلکہ عدم ہو جائے اور اس کا کچھ بھی باقی نہ رہے جو شخص اپنے نفس سے کامل طور پر کاٹا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے نفس کا ذکر فرمایا ہے۔ کامل طور پر اپنے نفس سے کاٹا گیا، مخلوق اور وسائل سے کاٹا گیا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ مخلوق اور اسباب سے کٹنے سے پہلے نفس سے کٹنا ضروری ہے یہ یاد رکھیں۔ مخلوق اور اسباب کے تعلق کی جڑیں نفس کے اندر ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرفان کی بہت ہی گہری بات فرمائی ہے اور بڑی حکمت سے اس ترتیب کو قائم فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نفس سے کاٹے گئے۔ اپنی ذات سے کاٹے گئے اور اس کے نتیجہ میں لازم تھا کہ مخلوق اور اسباب کا کچھ حصہ بھی باقی نہ رہتا تب ایسا ہوا کہ آپ کی روح خدا کے آستانہ پر ایسے اخلاص سے گری کہ اس میں غیر کی ایک ذرہ آمیزش نہیں رہی تھی۔ اس کے بعد کی جو دنیا ہے اس میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اپنے نفس سے بھی ایک تعلق پیدا ہوا۔ مخلوق سے بھی ایک تعلق پیدا ہوا اور اسباب سے بھی ایک تعلق پیدا ہوا مگر کیوں؟ اس لئے کہ اللہ نے فرمایا کہ وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ: دیکھ میرے بندے تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس وہ قطع تعلق ایک نئے تعلق میں تبدیل ہوگئی جو اللہ کی طرف سے ملا اور یہی مضمون خلق سے تعلق اور اسباب کے ساتھ تعلق پر بھی صادق ہے اور برابر اطلاق پاتا ہے گویا آپ کا ہر تعلق رضائے باری تعالیٰ کے تابع ہو کر ایک نئی روح کے ساتھ قائم ہوا ہے اور اسی حد تک قائم ہوا جس حد تک خدا نے چاہا کہ یہ تعلق قائم ہو۔ پس نفس کے تعلق میں اور مخلوق کے تعلق میں اور اسباب کے تعلق میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک کامل مثال بن گئے جس حد تک آپ اپنے نفس کا لحاظ رکھتے تھے اور دوسروں کے نفوس کا لحاظ رکھتے تھے اور وہ ایک خاص تفریق جو اپنے نفس اور غیروں کے درمیان کی جاتی تھی وہ تبتّل کی ایک بہت ہی اعلیٰ مثال ہے جس کے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان تعلقات کو ایک نئی روح ملتی ہے نئی روشنی عطا ہوتی ہے ویسا ہی اگر ہم کریں اور ویسا ہی اسباب سے تعلق رکھیں جیسا حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ نے اسباب سے تعلق توڑنے کے بعد پھر دوبارہ خدا کی خاطر قائم فرمایا تو یہی وہی دنیا میں نجات کا آخری ذریعہ بلکہ پہلا اور آخری ذریعہ ہے اس سے بہتر نجات کی کوئی اور تعریف ممکن نہیں دنیا بھر کے مذاہب میں آپ تلاش کرلیں مگر یہ تعریف، جو تبتّل اور پھر دوبارہ تعلق کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سیرت پر غور کرنے کے بعد ہی سمجھ آتی ہے اس سے بہتر نجات کی کوئی اور تعریف ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے: وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔ تم نجات کی راہیں پوچھ رہے ہو ہم تمہیں فوزِ عظیم کی راہ بتاتے ہیں۔ تم نجات کی کیا باتیں کرتے ہو ہم نجات کی ایسی راہ بتاتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر نجات ممکن نہیں ہے اور وہ نجات خدا اور محمد رسول اللہؐ کی متابعت میں ہے۔ اللہ کی اطاعت کرو۔ محمد رسول اللہ کی اطاعت کرو اس میں ساری نجات ہے۔ پس میں جو نجات کا مضمون اس کے ساتھ باندھ رہا ہوں تو اپنی طرف سے نہیں بلکہ قرآن کریم نے واضح طور پر اس کو نجات ہی کے مضمون کے طور پر پیش فرمایا ہے۔

اب میں آپ کے سامنے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے

تبتّل کی چند مثالیں

رکھتا ہوں یہ تو ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے اور بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں مگر چند ایسی مثالیں جن سے آپ کو یہ مضمون سمجھنے میں آسانی ہوگی میں نے چنی ہیں۔ ایک نصیحت کے طور پر بخاری۔ کتاب الرقاق باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کن فی الدنیا کانک غریبٌ ۔ یہ عنوان حضرت امام بخاری نے باندھا ہے ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم نے میرے کندھوں کو پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں ایسا بن جا گویا تو پردیسی ہے یا راہ گزر مسافر ہے ۔

یہ تبتل کی وہ تعریف ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کی ذات پر سب سے زیادہ صادق آتی اور اس کی روشنی میں ہم اس مضمون کو زیادہ بہتر رنگ میں سمجھ سکتے ہیں۔

ترمذی ۔کتاب الزہد میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے جب اٹھے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آئے ۔ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! ہم آپ کے لئے نرم سا گدیلہ نہ بنا دیں ۔ اگر ایک نرم سا گدیلہ ہم آپ کے لئے بنا دیں تو کیا اچھا نہ ہو ؟ آپ نے فرمایا : مجھے دنیا اور اس کے آراموں سے کیا تعلق ؟ مَیں اس دنیا میں اس شتر سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے سستانے کے لئے اُترا اور پھر شام کے وقت اس کو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا ۔

یہ عجیب مثال ہے ۔آپ سفر کرتے ہیں تو آپ کو بہت سی چیزیں اچھی بھی لگتی ہیں ۔ سفر کی مثال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ چیزوں کا پسند آنا منع نہیں ہے ۔ آرام کی بھی ضرورت پڑتی ہے ۔ کئی سایہ دار اشجار راہ میں آپ کی مہمانی کے لئے آپ کو آرام پہنچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے پیدا فرما رکھے ہیں ۔ لیکن سفر کی حالتوں پر غور کرکے دیکھیں وہ سب تعلقات عارضی دکھائی دیتے ہیں اور انسان کسی جگہ اپنی منزل بنا کر ٹھہر نہیں جایا کرتا ۔ اچھے مقامات بھی آتے ہیں ۔ بُرے مقامات بھی آتے ہیں ۔ سبزہ زاروں میں چشمے بھی بہہ رہے ہوتے ہیں میٹھے پانی بھی مہیا ہوتے ہیں ۔ صحراؤں میں پیاس کی تلخیاں بھی برداشت کی جاتی ہیں اور کئی قسم کی مصیبتیں ہیں لیکن ایک مسافر جب ان سے گزرتا ہے تو نہ تکلیفیں ہمیشہ کے لئے اس کو مغلوب کر دیتی ہیں یا مایوس کر سکتی ہیں ، نہ عارضی لذتیں اس کے قدم تھام سکتی ہیں ۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ لذتیں بھی عارضی ہیں ۔ یہ میرا اصل مقام نہیں ہے ۔ اور یہ تکلیفیں بھی آئیں اور چلی گئیں مگر میری منزل تو کہیں اَور ہے ۔ پس ہمیشہ منزل کا خیال اس کے دامنگیر رہتا ہے اور سفر کے تعلقات کبھی بھی دائمی نہیں بن سکتے ۔

مجھے یاد ہے بچپن میں چونکہ مجھے پہاڑوں پر جانے کا بہت شوق تھا ۔ ہمالہ کے خوبصورت پہاڑوں پر جو ایک بہت وسیع سلسلہ ہے جب بھی جاتا تھا اور جب سکول کی چھٹیوں کے دن ختم ہو رہے ہوتے تھے اور واپس جانا ہوتا تھا تو مجھے بہادر شاہ ظفر کا یہ شعر یاد آ جاتا تھا اور اکثر اُن جگہوں پر بیٹھ کر یہ شعر گنگنا کر مَیں بہت لذت محسوس کرتا تھا اور وہ شعر یہ ہے کہ ؎

جو چمن سے گزرے تو اے صبا تُو یہ کہنا بلبل زار سے
کہ خزاں کے دن بھی قریب ہیں نہ لگانا دل کو بہار سے

پس انسان کے لئے خواہ خوبصورت جگہیں ہوں یا تکلیف دہ جگہیں ، بہار کے موسم ہوں یا خزاں کے موسم ہوں پیغام واحد یہی ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم نے دیا ہے کہ نہ وقتی آرام تمہیں متکبر کر دیں ، اور جھوٹی ملکیت کی تمنائیں تمہارے دلوں میں پیدا کریں اور نہ عارضی تکلیف دہ مقامات تم پر نفسیاتی لحاظ سے غالب آ کر تمہیں مایوس کر دیں اور تم سمجھو کہ تمہارا سب کچھ ہاتھ سے جاتا رہا ۔ مسافر کی طرح رہو گے تو آرام کی زندگی کے ساتھ بھی تمہارے تعلقات درست رہیں گے اور تکلیف کی زندگی کے ساتھ بھی تمہارے تعلقات درست رہیں گے ۔

پھر حضرت سہیل رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ! مجھے کوئی ایسا کام بتایئے کہ جب مَیں اُسے کروں تو اللہ تعالےٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں ۔ بڑا مشکل سوال ہے ۔ انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ایسا کام کروں کہ اللہ محبت کرے تو دنیا سے تعلق توڑنا پڑے گا اور ایسا کام کروں کہ دنیا مجھے چاہنے لگے تو گویا اللہ سے تعلق توڑنا پڑے گا ۔ کتنا مشکل سوال تھا جو بظاہر کیا گیا لیکن جواب دیکھیں ۔ کیسا عارفانہ کیسا عظیم جواب ہے ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم فرماتے ہیں : دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ ۔ اللہ تعالےٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا اور یہی فعل تمہارے لئے لوگوں کی محبت بھی پیدا کر دے گا ۔ فرمایا جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو تو لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے ۔ کتنا

حیرت انگیز عارفانہ جواب

ہے ۔اس کو پڑھ کر عقل وَرطۂ حیرت میں ڈوب جاتی ہے کہ کیسا برجستہ جواب اللہ تعالےٰ نے فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی الہٖ وسلم کو سمجھایا ہے جو اس سوال کے دونوں پہلوؤں پر برابر اطلاق پاتا ہے اور ایک ہی نیکی ہے جس کے اجر کے طور پر اللہ بھی محبت کرتا ہے اور بندے بھی محبت کرتے ہیں ۔ ہمارے تعلقات کے جتنے بھی دائرے ہیں ، دنیا میں جتنے فساد ہیں ان کی جڑ دنیا کی محبت اور اس رنگ میں محبت ہے کہ دوسرے کے مال پر حرص کی نگاہیں پڑتی ہیں ۔جو اپنا حق نہیں ہے وہ لینے کی تمنا دل میں پیدا ہوتی ہے ۔ اگر کسی شخص کو کامل یقین ہو جائے کہ اس شخص کو میری وجاہت میں ، میرے اموال میں ، میری اچھی چیزوں میں ایسی دلچسپی ہرگز نہیں کہ انہیں اپنا لے ، اس حد تک دلچسپی ہے کہ یہ چیزیں زیادہ ہوں تو یہ خوش ہو ۔ ایسے شخص سے لازماً وہ شخص محبت کرے گا جس کو اس کی طرف سے اسی طرح کا کامل اطمینان نصیب ہو اور کامل بے خوفی عطا ہو جائے ۔ دراصل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ مسلم ہی کی یہ تعریف فرمائی ہے اور انسان کا اسلام کامل ہو نہیں سکتا جب تک اُس سے دنیا بے خوف نہ ہو جائے اور تمام دنیا کو اس کی طرف سے حقیقت میں سلامتی کا پیغام نہ پہنچے ۔ یہ کیسے ممکن ہے اس کا یہی طریق ہے کہ دنیا کی محبت دل پر اسی طرح سرد ہو جائے کہ جو کسی کی ملکیت ہے وہ اس کو مبارک رہے اور اس کو حاصل کرنے کی کوئی تمنا کوئی خیال دل میں پیدا نہ ہو اور جہاں تک اللہ کی ذات کا تعلق ہے دنیا کا وجود اس کے سامنے ایک مُردار کے طور پر دکھائی دے اور خدا تعالےٰ کی محبت ایک زندہ محبت کے طور پر ہمیشہ اس کے دل پر غالب رہے ۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ ہماری جماعت میں بھی بہت سے اختلافات ، بہت سے خاندانی مسائل اس نصیحت پر عمل نہ کرنے کے نتیجہ میں ہیں ۔ بہت سے ایسے خطوط مجھے ملتے ہیں ، بہت سے ایسے مقدمات قضاء میں جاتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ایک باپ نے آنکھیں بند کیں تو اولاد جائیدادوں پر ایک دوسرے سے لڑ پڑی ۔ بعض ایسے مقدمے میرے سامنے ہیں جو بیس پچیس سال سے سلسل چل رہے ہیں اور کسی طرح کسی فیصلے سے ہر فریق کو اطمینان حاصل ہوتا ہی نہیں ۔ بہنیں بھائیوں سے لڑ پڑتی ہیں ۔ بھائی بہنوں سے لڑ رہے ہیں ۔ آگے اُن کے بچے ان اختلافات کو لے دوڑے ہیں اور مسلسل سر دردی کا سامان یہاں تک ۔کہ بالآخر مجھے جراحی کا عمل کرنا پڑا اور فیصلہ کرنا پڑا کہ اب چاہے اس کو انصاف سمجھو یا ناانصافی سمجھو قضاء کے اس آخری فیصلے پر عمل کرو تو جماعت کے ساتھ رہو گے ورنہ جماعت سے کاٹے جاؤ گے اور کئی ایسے ہیں جنہوں نے یہ تبتل معکوس اختیار کر لیا کہ جماعت کو چھوڑ دیا ۔ اللہ سے منہ موڑ لیا

دنیا کو دین پر مقدم کر لیا لیکن وہ حرص نہ چھوڑی جو دوسرے کے مال پر نظر رکھنے کی حرص ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو۔ یہاں یہ بھی نہیں فرمایا کہ حق ہے یا نہیں ہے۔ یہ بحث نہیں اٹھائی۔ فرمایا کہ خدا سے محبت ایسی تام ہو جائے اور خدا کی خاطر دنیا ایسی حقیر دکھائی دینے لگے کہ تم میں ایک عظیم احسان کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ اللہ کی خاطر جب دنیا سرد ہوتی ہے تو انسان بعض دفعہ اپنے حق کو دوسرے کے قبضہ میں دیکھے تب بھی وہ اس کو چھوڑ دیا کرتا ہے اور اللہ کی خاطر یہ قبول کر لیتا ہے کہ اگر یہی بات ہے تو ٹھیک ہے خدا میرا رازق ہے۔ تم جتنا مجھ سے چھینو گے اس سے بہت زیادہ عطا کر دے گا۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ حق کے لئے جدوجہد نہیں کرنی چاہئے مگر جہاں جدوجہد کی حد ختم ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کی حد سے متصادم ہونے کا خطرہ ہو تو وہاں یہی حکم ہے کہ وہاں قدم روک لو اور خدا کی خاطر اپنے نقصان کو برداشت کر جاؤ۔ اگر خدا غالب ہے اور ملکیتیں مغلوب ہیں تو ہر ایسے موقعہ پر جہاں یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ حق چھوڑوں یا نہ چھوڑوں خدا کا تعلق ہی فیصلہ کن ثابت ہوتا ہے۔ پھر اگر انسان اللہ کی خاطر ہر حق چھوڑنے پر اپنے آپ کو آمادہ کرے تو یہ سچا تبتل ہے جو اس کی زندگی کے ہر عمل میں کارفرما رہے گا اور جہاں بھی ایسا مقام آئے جہاں ایک چیز سے علیحدگی، دوسری چیز کو اختیار کرنے کے فیصلے کرنے پڑتے ہیں وہاں انسان ہمیشہ صحیح فیصلہ کرے گا۔ میں نے تو دیکھا ہے کہ لوگ بہنوں کے حق مار جاتے ہیں اور ان کو وراثتوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ ابھی پرسوں ہی مجھے ایک بی بی کا بڑا دردناک خط ملا ہے۔ اچھے کھاتے پیتے بھائی ہیں۔ ماں باپ جائیداد چھوڑ کر گئے اور اس غریب بہن کو جس بیچاری کے آٹھ دس بچے بھی ہیں، خاوند غریب ہے، ان کی دیکھ بھال نہیں کر سکتا، چھوڑا ہوا ہے اور خود عیش و عشرت کی زندگی میں مبتلا ہیں اور بہن کا حق ان کے مال میں داخل ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

وَفِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ

کہ خدا سے تعلق رکھنے والے جو نیک لوگ ہیں ان کا تو یہ حال ہے کہ جو ان کا مال ہے اس میں بھی سائل اور محروم کا حق ہوتا ہے۔ اس کا ایک معنی یہ بھی ہے لیکن وہ کیسے لوگ ہیں جو سائل اور محروم کا حق چھین کر اپنے اموال میں داخل کرتے ہیں وہ مومن نہیں کہلا سکتے۔ پس قضاء جو فیصلے کرے۔ جب بھی کرے اس پر عمل درآمد کی کسی کو توفیق ملے یا نہ ملے لیکن

ایک قضاء ہے جو آسمان پر قائم ہے

اس قضاء کے فیصلوں اور اس کی تنفیذ سے کوئی دنیا میں بچ نہیں سکتا۔ اس لئے میں ساری جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر کسی کا حق ان کے مال میں شامل ہے تو اس حق کو الگ کر دیں۔ وہ جہنم کا ٹکڑا ہے جو ان کے پیٹ میں جا چکا ہے جب تک وہ اس پیٹ میں ہے وہ سارے نظام کے لئے جہنم اور آگ پیدا کرنے کا موجب بنا رہے گا اور قیامت کے دن وہ پکڑے جائیں گے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تبتل کی جو صحیح تعریف فرمائی ہے اس کے پیش نظر سب سے پہلی بات یہ کریں کہ اپنے اموال میں اپنی جائیدادوں میں، اپنی ملکیتوں میں سے سب غیر کے حقوق نکال دیں اور پھر اپنے اموال پر غیروں کے حقوق خود قائم کریں اور خدا کی خاطر بے رغبتی کے نمونے دکھائیں۔ یہ جو دوسرا قدم ہے یہ احسان کا قدم ہے۔ اگر دنیا پر انسان کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور خدا کی محبت باقی رہ جاتی ہے تو پھر جہاں بھی کوئی محروم نظر آئے گا۔ جہاں بھی سائل دکھائی دے گا۔ جہاں بھی کوئی تکلیف میں مبتلا شخص سامنے آئے گا انسان خدا کی خاطر اس کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ خدمت کی کوشش کرتا ہے۔ بہنوں کا حق تو ایک ایسا عظیم حق ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک عورت کی مثال ان کے سامنے بیان کی گئی کہ وہ اپنے بھائی کی مدح میں گیت کہتے ہوئے تھکتی نہیں مسلسل کہتی چلی جاتی ہے اور ہمیشہ اس کی تعریف میں رطب اللسان رہتی ہے تو حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کہ یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ یہ کیا دیوانگی ہے کہ ایک شخص کے ذکر سے تم تنگ ہی نہیں آ رہی۔ تھک ہی نہیں رہی۔ اس نے کہا آپ کو پتہ نہیں میرا بھائی کیا تھا۔ وہ تو ایسا تھا کہ میرے ماں باپ کی وفات کے بعد اس نے جائیداد برابر بانٹ کر میرے سپرد کر دی۔ ابھی اسلام کی وراثت کا نظام نہیں آیا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے اور میرا خاوند عیش و عشرت میں مبتلا عیاش، غیر ذمہ دار، اس نے وہ ساری جائیداد ضائع کر دی۔ میرے بھائی کو پتہ چلا۔ پھر اس نے اپنی جائیداد آدھی کی اور آدھی میرے سپرد کر دی۔ وہ کہتی ہے سات دفعہ اس طرح ہوا ہے۔ سات دفعہ میرے خاوند نے اس نیک بھائی کی جائیداد ضائع کی اور سات دفعہ اس نے پاک کمائی میں سے آدھا کر کے میرے سپرد کر دیا کہ تم تکلیف میں نہ رہو۔ یہ ذکر سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ نے صاد فرما دیا کہ ہاں تم ٹھیک کرتی ہو۔ اس بھائی کا حق ہے کہ اس کی حمد کے گیت گائے جائیں۔ پس بہن بھائی کا جو اصل تعلق ہے وہ تو یہ ہے کہ انسان اپنی بہنوں کی خاطر کوشش کرے۔ اگر ویسا نہیں بن سکتا جیسا وہ بھائی تھا تو کچھ نہ کچھ تو بہنوں کی رعایت رکھے۔ کجا یہ کہ ان کے مال کھا کر بیٹھا ہو اور اس کی اولاد نازوں کے ساتھ پل رہی ہو اور بہن کے بیچارے بچے بھوکے مر رہے ہوں تو تبتل کے مضمون کو آپ جتنا سمجھیں گے اتنا ہی آپ بہتر انسان بنتے چلے جائیں گے۔ تبتل سب سے پہلے نیتوں میں ہوتا ہے۔ جب نیتوں کے تبتل میں دنیا کی کوئی قیمت آپ کے سامنے نہیں رہے گی تو پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ آپ کسی کا حق ماریں اور اس کے بعد پھر لازماً خدا بھی آپ سے محبت کرے گا اور بنی نوع انسان بھی ضرور آپ سے محبت کریں گے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو سمجھنے کے بعد میں امید رکھتا ہوں کہ اگر جماعت عمل کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے ترقیات کی بہت راہیں کھلیں گی اور ہمارا معاشرہ ایک انتہائی حسین اور جاذب نظر معاشرہ بن جائے گا جس کی کوئی اور مثال دنیا میں دکھائی نہیں دے گی۔ اس مضمون کے باقی حصے کو چھیڑنے سے پہلے اب میں ایک وفات کا اعلان کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی نماز جنازہ غائب کا۔

ہمارے ایک بہت ہی فدائی واقف زندگی امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی بیگم فیضیہ کل وفات پا گئی ہیں اور میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ بہت ہی خاموش قربانیاں کرنے والی، بہت ہی دعاگو، نیک فطرت خاتون ایسی کہ میرے علم میں نہیں کہ کبھی زندگی میں۔ انہوں نے کسی کو کوئی دکھ دیا ہو ان کے خلاف جماعت میں کسی طرف سے کبھی کوئی شکایت نہیں سنی ورنہ اور بھی مبلغین کی بیویاں ہوتی ہیں اپنی غلطی سے یا کسی کی غلطی سے [illegible] یہ تأثر ضرور پیدا ہو جاتا ہے کہ انہوں نے کسی کو دکھ پہنچایا اور جب میں دوروں پر جاتا ہوں تو مجھ سے یہ ذکر چلتے ہیں لیکن اس نیک خاتون کے متعلق اچھی بات ہی سنی۔ ہمیشہ لوگوں کی بھلائی میں وقف تھی اور بڑے صبر کے ساتھ ایک ایسے واقف زندگی کے ساتھ گزارا کیا ہے جو اپنے اہل و عیال کے حق کو بعض دفعہ نظر انداز کر کے جماعت کی خدمت میں لگا رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور ہماری سب خواتین کو ان کی ان نیک عادات کا حامل بنا دے جو خدا کی محبت بھی حاصل کرتی ہیں اور بنی نوع انسان کی بھی۔

اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اور انشاء اللہ نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ ہوگی۔ نماز کے بعد احباب فوری طور پر صف بنا لیں۔

نوٹ:۔ مکرم میر احمد صاحب جاوید دفتر پی۔ ایس لندن کا مرتب کردہ یہ خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

(ادارہ)

تبلیغ کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم مولوی محمد ناصر صاحب قریشی مبلغ سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:
اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اسلام پر سرسبزی و فتح مندی کا دن ضرور چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے زمانہ میں چڑھ چکا ہے۔ اسلام کی اس عظیم الشان فتح کے لئے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں یہی کہ خدا کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر لبیک کہتے چلے جائیں اور صحابہ کرام کے نمونہ کو اپنا کر ان کی قربانیوں کی یاد تازہ کریں جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ہمیں بار بار اسی طرف بلا رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد و بشر حقیقی داعی الی اللہ بن جائے اور ہم لوگ بڑے خوش قسمت اور خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ایک سنہری موقعہ نصیب فرمایا۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ جنہوں نے تبلیغ اسلام کی خاطر ہر قسم کا ظلم و ستم برداشت کیا اور اپنا خون پانی کی طرح بہا دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اس دنیا میں بھی ایسا اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمایا کہ دنیا اسلام ہمیشہ ہمیشہ ان کو رضی اللہ عنہم کے خطاب سے یاد کرتی رہے گی۔ صحابہ کرام کا نوجوان طبقہ اپنے بھائیوں کے لئے مجسم ایثار و قربانی تھا حضرت سعد الاسود کے متعلق مروی ہے کہ ان کو حصول رشتہ میں سخت مشکلات پیش آئی تھیں آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز پر آپ کا رشتہ مقرر ہوا اور رخصتانہ کی تکمیل کے سلسلہ میں آپ بیوی کے لئے بازار سے تحائف خریدنے کے لئے نکلے اور عین اس وقت کہ آپ اپنی خوشی کے خواب کو پورا ہوتا دیکھنے کے لئے سامان خریدنے میں مصروف تھے کہ اچانک پکارنے والے کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا کہ یا خیل اللہ ارکبی و یا الجنۃ البشری یعنی اے خدا تعالیٰ کے سپاہیو جہاد کے لئے سوار ہو جاؤ۔ اور جنت کی بشارت پاؤ۔

چنانچہ تاریخ کی اوراق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آواز کا آپ کے کان میں پڑنا تھا کہ تمام ولولے ٹھنڈے ہو گئے اور خدا کے راستہ میں اس کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد کا خون رگوں میں دوڑنے لگا۔ رخصتانہ کا خیال ہی دل سے نکل گیا اور اسی روپیہ سے تحائف کی بجائے تلوار نیزہ اور گھوڑا خریدا اور میدان جنگ میں پہنچ کر لڑتے لڑتے درجہ شہادت پایا اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر ہوئی تو لاش پر تشریف لے گئے اور آپ کا سر گود میں رکھ لیا اور دعا فرمائی۔

پس اے شمع احمدیت کے پروانو آج ایسی ہی قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ ہم اپنے دعوئ ایمان میں اسی وقت صادق کہلا سکتے ہیں جب فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (بخاری)
یعنی جب تک کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہیں کرتا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہ حقیقی مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ جب ہم احمدیت کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم دوسروں کے لئے بھی یہی خواہش رکھیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ۔ یعنی اے میرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ ہم نے تم پر نازل کیا اس کو دوسروں تک پہنچا۔ آج اس آیت کریمہ کی روشنی میں ہم غلامان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض ہے اور ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے تبلیغ اسلام کے ذریعہ تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکانا ہے۔ اور تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم کرنی ہے اور تبلیغ اسلام کی خاطر ہر حملے کا سامنا کرنا ہے اگر دشمن بغض و عناد کی آگ جلانے کیلئے نکلے تو ہم محبت کے پانی سے اس کو بجھائیں اور اگر وہ دنیا کے تیر چلا کر ہماری چھاتیوں کو برمائیں تو ہم راتوں کو اٹھ اٹھ کر گریہ و زاری کے ساتھ دعاوں کے تیر آسمان کی طرف چلائیں اس اسوہ نبوی کو اختیار کرنا ہر اس شخص پر فرض ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ دیکھو راستہ دور کا ہے وقت تھوڑا ہے۔ تمہاری کوششیں نامکمل ہیں اور فتح کا دن نزدیک آ رہا ہے تم جلد جلد اپنے قدم بڑھاؤ اور ہر میدان میں اسلام کے جانباز سپاہی بننے کی کوشش کرو۔ اگر تم میں سے ہر شخص اسلام کی فتح کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیتا ہے اگر تم میں سے ہر شخص اپنے جسم کا ذرہ ذرہ اسلام کی فتح کے لئے اس طرح اڑا دیتا ہے جس طرح روئی دھنکنے والا روئی کے ذرات کو ہوا میں اڑاتا ہے تو تمہاری اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔
(الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۴۹ء)

نیز فرمایا: "ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے اندر ایک مجنونانہ جوش پیدا ہو جائے ایک آگ ہو جو ہمارے سینہ میں ہر وقت سلگ رہی ہو بے تابی ہو۔ جو ہمیں کسی پہلو چین نہ لینے دیتی ہو اور ہم پورے عزم اور استقلال کے ساتھ اس بات پر قائم ہوں کہ ہماری زندگیوں کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ اسلام اور احمدیت ہر عملی اور احمدیت کے لئے قربانی" (الفضل اکتوبر ۱۹۴۴ء)

پھر فرماتے ہیں۔ ہمت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ سستیاں بہت ہو چکیں اب وقت ہے تم میں سے چھوٹا بڑا لکھا پڑھا اور عالم سب خدمت دین کے لئے کھڑے ہو جائیں کہ دین جاہل کو کوئی نہیں سب پڑھے لکھے ہو ناجہالت نہیں جاہل وہ ہے جس کو خدا کی معرفت نہ ہو پس تمہیں عرفان حاصل ہے تمہیں خدا کی طرف سے ایک دولت ملی ہے اور تمہیں قوت اور ہتھیار دیا گیا ہے۔ پس ہمت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ اور دنیا کے کناروں تک جا کے خدا کے نام کو پھیلاؤ۔ اس راستہ میں تمہیں جو بھی قربانی کرنی پڑے اس سے مت گھبراؤ اور نہ رکو اگر تمہیں اس راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کرنی پڑے تو کر دو اور صرف ایک مقصد لے کر کھڑے ہو جاؤ اور اس عرفان کے خزانے کو دنیا میں پہنچاؤ (خطبات عید حضرت مصلح موعودؓ صفحہ ۲۰۹ تا ۲۱۲)

تاریخ کے اس واقعہ پر ذرا غور کریں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں قادسیہ (عراق) کے مقام پر جنگ جاری تھی جنگ شروع ہونے سے کچھ وقت پہلے ایک ضعیف عورت حضرت خنساء رضی اللہ عنہا اپنے چار بیٹوں کو لے کر میدان جنگ میں آئیں اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے میرے عزیز بیٹو اے فرزندان اسلام تم نے اسلام قبول کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے۔ آج اس محبوب رحیم کے دین پر حملہ ہو رہا ہے۔ جاؤ اور اس دنیا کو چند روزہ جانتے ہوئے اپنی جانیں دین کی خاطر قربان کرو۔ یہ ارمان تمہاری کمزور ماں کے سینے میں پنہاں ہے۔ یہ خبر سن کر چاروں بیٹے گھوڑوں کی باگیں سنبھالے میدان جنگ میں جا نکلے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے کمزور حضرت خنساء خدا آپ پر رحمت نازل فرمائے۔ جب یہ خبر سنی تو بجی

تو پروردگار عالم کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔ آج ہمارے زمانہ میں گو لڑائیاں تو ممنوع ہیں مگر دلائل اور براہین کی تلواروں کے ذریعہ میدان جنگ میں گردنے کی ضرورت ہے۔ پس اے احمدیت کی طرف منسوب ہونے والے والدین آج بھی وقت کا تقاضا ہے جبکہ دنیا بے کھوب امن و پناہ کے متلاشی ہیں آپ بھی اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو تبلیغ اسلام کے میدان جہاد میں پیش کریں جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضؓ ہر احمدی ماں اور ہر احمدی باپ سے مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اگر تم دین کی خاطر اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہو گے تو خدا تعالےٰ تمہاری اولادیں شیطان کو دے دے گا یاد رکھو دنیا میں کسی اولاد اس کے پاس نہیں رہتی اگر تمہاری اولاد خدا کی ہو کر نہیں رہے گی تو وہ شیطان کی ہو جائے گی۔ اگر تمہاری اولاد محمد مصطفیٰ صلعم کے راستے میں اپنی جانیں نہیں دے گی تو وہ ابلیس کے راستہ میں مریگی"۔

(خطبہ ۲۳ جنوری ۱۹۴۵ء)

پھر فرمایا "یاد رکھو اگر تم خدا تعالیٰ کے سامنے منہ دکھانے کے قابل بن کر جانا چاہتے ہو اگر تم نہیں چاہتے کہ قیامت کے دن تمہارے چہروں پر سول تھار ملا جائے اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہیں ذلت اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑے اور اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہیں قیامت کے دن تمام اگلی اور پچھلی نسلوں میں شرمندہ اور ذلیل ہونا پڑے تو تمہیں اپنی ذمہ داریوں کو جلد سے جلد سمجھنا چاہیئے اور اب وقت ہے کہ تم دنیا داری کی روح کو بالکل کچل دو۔ ورنہ تمہارا وہ دعوےٰ جو بیعت کے وقت تم اپنے امام کے ہاتھ پر کرتے ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے وہ ایک جھوٹ ہے وہ ایک لاف ہے وہ ایک بے دینی کا کلمہ ہے اور وہ تمہاری بے ایمانی پر دلالت کرتا ہے"۔

(الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

کہ احمدیت کے زیر اثر آنے والے ہر فرد کی ذمہ داری تبلیغ کرنا ہے۔ اس کے بغیر جماعت کی ترقی اور دیگر تمام ادیان پر اس کے غلبہ کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا فرمایا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی ہمارے ساتھ ہے کہ آپ کس طرح تبلیغ کیلئے مضطرب رہتے تھے اور ہر گھڑی اور ہر لمحہ اپنی زندگی کا آپ نے تبلیغ جہاد میں صرف کیا اور جو روحانی خزائن آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوئے انہیں دوسروں تک پہنچانے میں آپ غیر معمولی جوش و جذبہ رکھتے تھے چنانچہ خود آپ کے الفاظ میں حسب ذیل عبارت ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیئے۔

"حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان میں سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے۔ سچا خدا اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا پس اس قدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے ان کی تاریکی اور تنگ گزارنی پر میری جان گھٹی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں"۔ (ازالہ اوہام حصہ اول)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"اے عزیز بھائیو اولاً خود اس قیمتی ہیرے سے تعلق پیدا کرو اور ان جواہرات سے اپنے گھر بھر دو اور پھر دنیا کی غربت اور روحانی فقر فاقہ کو مٹانے کے لئے تبلیغ کرو تبلیغ کرو۔ فرمایا تمام دنیا کے احمدیوں کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد ان میں سے ہر ایک کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا ہر احمدی ہر حال اپنی تبلیغ کا آغاز کر دے کر فوری طور پر سنجیدگی کے ساتھ دعا کریں۔ اور روزانہ پانچوں وقت اس کو اپنے اوپر لازم کرلیں اور خلوص سے یہ التجا کریں کہ اے خدا ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں اور تیری نظر میں داعی الی اللہ بننے کا جو حق ہے اس کو ادا کرنے لگ جائیں۔

ان تمام ارشادات کی روشنی میں ہم میں سے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے میدان تبلیغ میں ایک سرگرم اور سر فروش خدائی مبلغ بن جائیں اور تبلیغ اسلام کی مہم میں پورے جوش اور جذبہ سے حصہ لیں تاکہ تبلیغ کی ایک ایسی لہر اٹھے جو روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو دیکھتے ہی دیکھتے محسن اعظم صلعم کے جھنڈے تلے جمع کر دے پس اے احمدیت کی طرف منسوب ہونے والے بھائیو اور بہنو اپنے عمل سے اپنے نشان منزل تک پہنچنے کی کوشش کریں اور ہر ایک سنگ راہ کو پھلانگتے چلے جاؤ اور اپنے اخلاق اور اعمال کو اس قابل بناؤ کہ ہمارے مرنے کے بعد وہ ہمارے مزاروں پر سدا بہار پھول بن کر مہکیں اور اکناف عالم میں حیات افزا مہک پھیلائیں۔ اے محمد مصطفیٰ صلعم کے غلاموں اٹھو اور جس غرض کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے اس کی تیاری کرو اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہر آواز پر لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے نیکی۔ سادگی۔ تقویٰ اور طہارت کے ساتھ دعوت الی اللہ کے کاموں میں اسوہ رسول صلعم کے مطابق

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

پر عمل کرتے ہوئے تبلیغ اسلام میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں

اوقات ٹرین قادیان

وزارت ریلوے بھارت نے جلسہ سالانہ قادیان کے پیش نظر مورخہ ۲۰/۱۲/۹۳ تا ۵/۱/۹۴ قادیان اور امرتسر کے درمیان چلنے والی ٹرین کے درج ذیل اوقات مقرر کئے ہیں۔

	روانگی	رسیدگی
امرتسر تا قادیان	۱۲:۰۵	۱۴:۳۰
	۹:۳۰	۱۱:۴۵
قادیان تا امرتسر	۱۶:۴۵	۱۸:۲۵
	۱۱:۱۵	۱۲:۵۵

افسر جلسہ سالانہ قادیان

درخواست دعا خاکسار کی والدہ گزشتہ دنوں شدید بیماری کے باعث گورنمنٹ ہسپتال امرتسر میں قریباً ایک ماہ زیر علاج رہیں۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے افاقہ ہے ابھی کمزوری بہت زیادہ ہے دونوں گردے کام نہیں کر رہے ہیں۔ کھانسی شدید ہے۔ والدہ صاحبہ کی کامل شفایابی کے لئے بزرگان کی دعا کی درخواست ہے (مسعود احمد چوہدری کارکن فضل عمر پریس قادیان)

لجنہ اماء اللہ صوبہ پنجاب کا پہلا دو روزہ سالانہ اجتماع

از شعبہ رپورٹنگ لجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ صوبہ پنجاب کا پہلا صوبائی اجتماع ۲۳، ۲۴ ر اکتوبر کو قادیان میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا چونکہ یوپی کا صوبائی اجتماع نہیں ہو رہا تھا، اُن کو بھی اس اجتماع میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ دہلی سے ۲، کانپور سے ۱۔ اور لجنہ شاہجہانپور سے ۱، اور مضافات قادیان کے پانچ گاؤں جلوء ال، کالیکی، ڈُرنے وال، دیلہ بجو اور شاہ نگر سے ۲۲ نو احمدی ممبرات شامل ہوئیں۔ ان تمام نو احمدی بہنوں کا نصرت گرلز اسکول کے کمروں میں قیام و طعام کا انتظام کیا گیا۔

اجتماع سے قبل حضور کی خدمت میں بذریعہ فیکس پیغام اور دُعا کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ جس کا ذکر حضور انور نے ۲۲ ر اکتوبر کے خطبہ جمعہ میں فرمایا اور دُعا کی۔ تمام ممبرات نے ڈش انٹینا کے ذریعہ حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا مہمان خواتین کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا پروگرام کے شروع میں اجتماع کمیٹی کی تشکیل کی گئی جس کی منتظمہ مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ مقرر ہوئیں مختلف شعبوں کے تحت نگران و معاون ممبرات نے کاموں کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دئے جزاهن اللہ

نصرت گرلز اسکول کے صحن میں شامیانہ لگا کر رنگین جھنڈیوں اور لائٹ سے اجتماع گاہ کو مزین کیا گیا۔

پہلا دن ٹھیک ۹.۱۵ پر محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صوبائی صدر صوبہ پنجاب کی زیر صدارت محترمہ راشدہ تنویر صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ کی قیادت میں عہد لجنہ اماء اللہ دوہرایا گیا اور محترمہ امۃ الباسط بشریٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔

افتتاحی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد محترمہ طیبہ صاحبہ نے صوبائی رپورٹ جو لجنہ قادیان اور دہلی کے کاموں پر مشتمل تھی پیش کی پھر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے پردہ کی رعایت سے قرآن مجید کا درس دیا ازاں بعد مکرمہ امۃ الہادی بشیر صاحبہ نے محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ صدر لجنہ شاہجہانپور کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا علمی مقابلہ جات کے بعد مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے "ذکر حبیب علیہ السلام" پر تقریر فرمائی۔

ٹھیک ۲½ بجے دوسرے وقت کی کارروائی محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ بھارت کی صدارت میں شروع ہوئی محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم نے تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کی۔ بعدہ محترمہ طیبہ ناز صاحبہ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا اس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے

شبینہ اجلاس اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ ثروت جبیں صاحبہ آف کانپور ہوا تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ نے کی بعدہ محترمہ راشدہ تنویر صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔

دوسرا دن دوسرے دن مورخہ ۲۴ ر اکتوبر کو ٹھیک ۹ بجے ناصرات الاحمدیہ کے پروگرام کا آغاز محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں ہوا۔ عزیزہ عاصمہ بیگم کی تلاوت قرآن کریم و ترجمہ کے بعد عزیزہ امۃ الشکور شکری نے کلام محمود سے نظم خوش الحانی سے سنائی۔ رپورٹ کارگزاری ناصرات الاحمدیہ صوبہ پنجاب محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نائب نگران ناصرات الاحمدیہ بھارت نے سنائی۔

ازاں بعد ناصرات کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے اسی دوران مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے حدیث شریف کا درس دیا بعدہ ترانہ ناصرات الاحمدیہ معیار دوم کی بچیوں نے پیش کیا۔

ٹھیک ۲½ بجے محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ صدر لجنہ شاہجہانپور کی صدارت میں دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ عزیزہ امۃ الباسط ذہینہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا علمی مقابلہ جات کے بعد معیار دوم کی بچیوں نے ترانہ پیش کیا اور محترمہ طیبہ مبارکہ صاحبہ نے سیرت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے موضوع پر تقریر کی۔

شبینہ اجلاس محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ کی زیر صدارت میں شبینہ اور آخری اجلاس کی کارروائی محترمہ شاہینہ مرزا صاحبہ کی تلاوت و ترجمہ سے شروع ہوئی۔ محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے نعت بحضور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنائی بعدہ علمی مقابلہ جات ہوئے۔

تقسیم انعامات و اختتامی خطاب

آخر میں محترمہ صدر اجلاس نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے تمام علماء کرام و کارکنات اور معاونات کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اجتماع کو کامیاب بنایا۔

آخر میں عہدنامہ لجنہ و ناصرات دوہرانے کے بعد محترمہ نے اختتامی دُعا کروائی اس طرح یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع سے قبل دعوت نامے غیر مسلم خواتین کو بھجوائے گئے جس کے نتیجہ میں ۳۰ غیر مسلم ممبرات شامل ہوئیں۔ اجتماع میں ۵۰۰ کے قریب خواتین شریک ہوئیں اجتماع کے دونوں دن نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء اجتماع گاہ میں باجماعت ادا کی گئیں۔

گکنور (آندھرا پردیش) میں نئی مسجد کا افتتاح

الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو گکنور علاقہ کھم آندھرا پردیش میں ایک نئی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مورخہ ۱۲ ر نومبر ۹۳ء بروز جمعۃ المبارک فرمایا۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اس علاقہ کے لئے رُشد و ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

(اعانت بدر ۲۵/ روپے)

(عبدالسلام مبلغ سلسلہ گکنور)

مکرم خواجہ منیر احمد صاحب آف جرمنی کی وفات

افسوس کہ ۲۲ ر ستمبر ۹۳ء کو مکرم خواجہ منیر احمد صاحب مقیم جرمنی وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل کے فرزند تھے۔ اور تقسیم ملک کے بعد جرمنی چلے گئے تھے صد سالہ جوبلی جشن کے تاریخی موقعہ پر قادیان تشریف لائے تھے اور اب سال ۹۳ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کیلئے تیاری کر رہے تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور خلیفہ وقت کے وفادار اور جانثار احمدی تھے۔ مرکز قادیان اور درویشان قادیان سے بہت محبت رکھتے تھے قادیان میں مستقل طور پر آباد ہونے کی خواہش تھی۔ طبیعت ملنسار اور خوش مزاج پائی تھی احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل عطا کرے آمین مرحوم اپنے پیچھے اپنی بیوہ کے علاوہ (دو لڑکے اور چار بیٹیاں) چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور فضلوں سے نوازے آمین (مرزا وسیم احمد۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان)

جنوبی ہند کی علاقائی پہلی دو روزہ سالانہ کانفرنس کا بنگلور میں عظیم الشان انعقاد!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ کے ذریعہ پیغام محبت اور دعا

★ جلسہ سیرت الانبیاءؑ ★ جلسہ یوم انسانیت میں مختلف مذاہب کے نمائندگان اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر!!

رپورٹ مرتبہ :- خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج آندھرا

الحمد للہ ثم الحمد للہ جنوبی ہند کی چار ریاستوں (آندھرا۔ کرناٹک۔ تامل ناڈو اور کیرالہ) کی مشترکہ پہلی دو روزہ سالانہ کانفرنس ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۹۳ء کی تاریخوں میں بنگلور شہر کے خوبصورت اور وسیع ٹاؤن ہال میں منعقد ہو کر ذکر الٰہی دعاؤں اور ربانی باتوں کے سننے سنانے کے روحانی ماحول میں نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

تقریباً اڑتیس سال قبل سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مدراس سے شائع ہونے والے اخبار "آزاد نوجوان" کے "جنوبی ہند نمبر" کیلئے ایک پیغام ارسال فرمایا تھا جس میں آپ نے جنوبی ہند کے اولین مجاہدین اور بزرگ اور فدائی احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ :-

"جنوبی ہند احمدیت میں ایک خاص مقام رکھتا ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اب جبکہ موجودہ تغیرات (تقسیم ملک) میں شمالی ہند میں جماعت کمزور ہوگئی ہے۔ جنوبی ہند اپنے کھوئے ہوئے مقام کو پھر حاصل کر لیگا۔ اور پھر آسمانی فوج میں اس کے رہنے والے جوق در جوق شامل ہوں گے اور لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں اسلام کا جھنڈا اُونچا رکھنے کے لئے آگے آئیں گے ...... پس اگر جنوبی ہند کے احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو انشاء اللہ آئندہ زمانہ میں تاریخ میں ان کے لئے بڑی جگہ محفوظ رکھی گئی ہے۔"

چنانچہ اسی سال ماہ جنوری میں جب محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان دورے پر حیدر آباد تشریف لائے تو محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک نے جنوبی ہند کی چار ریاستوں کی مشترکہ کانفرنس کی تجویز رکھی جس کو موصوف نے بہت پسند کیا اور بعد میں اس تجویز کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے نہ صرف اس کی منظوری مرحمت فرمائی بلکہ ازراہ شفقت اس اقدام کو بہت پسند فرماتے ہوئے اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔

کانفرنس کی تیاری و پریس کانفرنس

کئی روز قبل بنگلور شہر اور کرناٹک کے دور و نزدیک کے اہم شہروں قصبات اور دیہاتوں میں۔ اسی طرح صوبہ کیرالہ کے تمام بڑے شہروں اور دیہات میں تامل ناڈو اور آندھرا کے مرکزی مقامات میں بھی جگہ جگہ سینکڑوں کی تعداد میں پوسٹرز اور بینرز لگا کر اس کانفرنس کی خوب تشہیر کی گئی۔ کرناٹک کے چار کثیر الاشاعت اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے اور مورخہ ۳۰ نومبر کو پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں ایک درجن سے زائد اخباری نمائندگان نے شرکت کی۔ پریس ریلیز تقسیم کی گئی اور دوسرے روز انگریزی اُردو اور کنڑی زبان کے آٹھ کثیر الاشاعت اخبارات میں تفصیل کے ساتھ اس کانفرنس کے انعقاد کی خبریں شائع ہوئیں۔

اور سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ اس کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع بذریعہ ٹیلیکس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کر دی گئی تھی چنانچہ سیدنا حضور اقدس نے از راہِ شفقت اپنے خطبۂ جمعہ مورخہ ۲۹ اکتوبر میں بنگلور کی اس چار ریاستی ریجنل کانفرنس کے انعقاد کا ذکر فرماتے ہوئے خود بھی دعا کی اور ساری دنیا کو دعا کی تحریک فرمائی جس کی وجہ سے یہ کانفرنس ہماری توقعات سے کہیں بڑھ کر غیر معمولی طور پر کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

وفود کی آمد

اس کانفرنس میں شرکت کی غرض سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان معہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت اپنے کیرالہ کے تبلیغی و تربیتی دورہ سے فارغ ہو کر مورخہ ۲۹ اکتوبر کو بنگلور تشریف لائے۔ اسی طرح قادیان سے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و صدر مجلس وقف جدید تشریف لائے نیز مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد قادیان بھی اپنے جنوبی ہند کے دورے سے فارغ ہو کر بنگلور پہنچ چکے تھے۔

مورخہ ۳۱ اکتوبر کو آندھرا سے کم و بیش ایک صد کیرالہ سے ساڑھے تین صد سے زائد تامل ناڈو سے تقریباً ۷۰ اور کرناٹک کی جماعتوں کے تین صد مندوبین شریک کانفرنس ہوئے جن کے قیام و طعام کا انتظام مسجد احمدیہ بنگلور کے قریب ہی ایک بہت وسیع اور موزوں گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے نمازوں وغیرہ میں شرکت کی بہت سہولت رہی۔ تینوں روز مسجد احمدیہ بنگلور میں باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی رہی۔ اور بعد نماز فجر قرآن مجید اور احادیث کا درس ہوتا رہا۔ مسجد کا مسقف حصہ چونکہ چھوٹا پڑتا تھا۔ اس لئے مسجد کے پورے صحن پر شامیانے لگا دیئے گئے تھے اور چھوٹے چھوٹے بلبوں اور قمقموں سے مسجد احمدیہ بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ جس میں دور دراز سے آئے ہوئے احمدیت کے پروانوں کی چہل پہل اور محبت بھرے مصافحوں اور معانقوں کے ایمان افروز نظاروں نے پورے ماحول کو غیر معمولی طور پر روح پرور بنا رکھا تھا۔

لجنہ اماء اللہ کا تربیتی اجلاس

اس کانفرنس میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی شرکت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مورخہ ۳۰ اکتوبر کی شام کو مسجد احمدیہ کے بالائی حصہ میں زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت مستورات کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔

جلسہ سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۳۱ اکتوبر بر شام ٹھیک ۵ بجے زیر صدارت محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش پوری عقیدت اور شان و شوکت کے ساتھ جلسہ سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے شرکت فرمائی۔ باوجود یہ کہ غیر احمدی علماء نے اپنی مساجد میں مسلمانوں کو اس جلسہ میں جانے سے روکا اور کئی رنگ میں بہکایا لیکن خدا کے فضل سے کثیر تعداد میں سمجھدار اور سنجیدہ غیر احمدی اور اسی طرح غیر مسلم سامعین نے جلسہ میں شرکت فرمائی اور آخر تک جلسہ کی کارروائی کو سنا۔

خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج آندھرا کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ناصر علی صاحب عثمان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُر معارف شیریں نعتیہ منظوم کلام سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک نے اپنی استقبالیہ تقریر میں اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔

پہلی تقریر مکرم مولانا محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج کیرالہ نے بعنوان "کتب سابقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پیشگوئیاں" فرمائی۔ اس اجلاس کی دوسری

تقریر بر حالات حاضرہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں کے عنوان پر خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج آندھرا کی تھی۔ تیسری تقریر مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے بعنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم اعظم" تقریر کی۔

اس اجلاس کی چوتھی تقریر انگریزی زبان میں مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی تھی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محسن انسانیت"۔ اس کے بعد مکرم شیخ احمد ناصر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ کے چند اشعار پڑھ کر سناتے۔

پانچویں تقریر مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری امیر جماعت یادگیر نے "شان خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر کی۔ آخر میں مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ کیرالہ نے سیرت کے ایک پہلو پر ملیالم زبان میں تقریر کی۔ بعدہ مکرم شیخ اللہ صاحب امیر جماعت کرناٹک نے پاکستان کی عدلیہ کے حالیہ غیر منصفانہ فیصلہ کے خلاف بطور احتجاج بھجوائے جانے والے ریزولیوشن کو پڑھ کر سنایا۔

بالآخر مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور آیت کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق و محبت کی مثالیں بیان فرمائیں۔

اس کے بعد مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا اور تمام مقررین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد اس روحانی اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

تربیتی اجلاس

اس کانفرنس کا دوسرا اجلاس مورخہ یکم نومبر صبح گیارہ بجے مذکورہ ٹاؤن ہال میں تربیتی نوعیت کا رکھا گیا تھا۔ وقت سے قبل تمام مہمانان کرام ضروریات سے فارغ ہو کر ہال میں پہنچ گئے تھے۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت مکرم مولوی مقصود احمد صاحب مبلغ شموگہ نے تلاوت کی اور مکرم بی ایم نثار احمد صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام سے

بڑی نعمت ہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

پڑھ کر سنایا۔

بعدہ اس اجلاس میں درج ذیل امراء صاحبان اور مبلغین کرام نے علی الترتیب تربیتی مضامین پر تقاریر کیں۔ جو کہ بہت ہی پُر جوش پُر اثر اور معلوماتی تھیں۔ مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ بنگلور، مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ انچارج مدراس، مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک، مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صوبائی امیر آندھرا، مکرم کے۔ پی کنجامون صاحب صوبائی امیر کیرالہ، مکرم پروفیسر محمد احمد صاحب صوبائی امیر تامل ناڈو، مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان، مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ اور آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا اور خدمت خلق کا مضمون بیان کرتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو خون کا عطیہ پیش کرنے کی تحریک فرمائی تاکہ انسانیت کے جلسہ کے موقعہ پر ریڈ کراس کے نمائندہ خصوصی کو دیا جا سکے۔ دعا کے بعد اس اجلاس کی کارروائی اڑھائی بجے بعد دوپہر ختم ہوئی۔

جلسہ یوم انسانیت

اسی روز شام ۶ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت عظیم الشان جلسہ یوم انسانیت منعقد کیا گیا۔ مذکورہ ہال حاضرین سے وقت مقررہ سے پہلے ہی کھچا کھچ بھر چکا تھا اور بہت سے لوگ ہال سے باہر کھڑے کارروائی سن رہے تھے۔ اس جلسہ میں مہمان خصوصی سابق نائب صدر جمہوریہ ہند عزت مآب بی ڈی جتی صاحب تھے۔ مکرم مولوی محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کیرالہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ناصر علی عثمان صاحب نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام پُر اثر آواز میں پیش کیا جس کا ایک شعر یہ تھا ؎

مجھے بیر اگر نہیں ہے کسی سے
میں دُنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

بعدہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف ڈائس پر تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ انسانی زندگی میں خون ایک ایسا اہم حصہ ہے کہ اگر اسے جسم سے نکالا جائے تو انسان مر جاتا ہے لیکن آج سائنس کی ترقی سے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ اگر ایک خاص مقدار میں ایک صحت مند انسان کے جسم کا خون نکال کر دوسرے انسان کے جسم میں حسب ضرورت منتقل کر دیا جائے تو خون دینے والا تو نہیں مرتا البتہ جس کو دیا جاتا ہے اس کو ایک نئی زندگی مل جاتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے چار صوبوں کی نمائندگی فرماتے ہوئے سابق میئر بنگلور شری کے ایل نجپا چیئرمین انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کی خدمت میں خون کا تحفہ پیش کیا۔ خدا کے فضل سے اس موقعہ پر مجموعی طور پر چار ریاستوں کے چالیس احمدی خدام نے ۴۰ خون کی بوتلوں کا تحفہ پیش کر کے قابل تقلید خدمت خلق و خدمت انسانیت کا مظاہرہ کیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

بعدہ کے ایل نجپا صاحب موصوف نے جماعت احمدیہ کے اس مستحسن اقدام کی بے حد تعریف کی اور شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں مہمان خصوصی شری بی ڈی جتی سابق نائب صدر جمہوریہ ہند نے اپنے خطاب میں اس بات پر بے حد خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ نے کل اور آج ایسے جلسوں کا انتظام کیا جس میں تمام مذاہب کے لوگ جمع ہیں اور انسانیت سیکھنے اور سکھانے کی دعوت دی ہے آپ نے برملا فرمایا کہ بے شک عیسائی اور دیگر مذاہب والے بھی انسانیت کی خدمت کرتے ہیں لیکن مجھے احمدیہ جماعت کی منظم رنگ میں ساری دنیا میں انسانیت کی خدمت کے کام کو دیکھ کر اور اس کے نتائج دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے کیونکہ دراصل اسی کے پیچھے ایک سچا اور بے لوث جذبہ کار فرما ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمام مذاہب کا خلاصہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور مذہب بھی ایک ہے۔ اسی لئے ہر مذہب کا پیرو کار درس انسانیت تو دیتا ہے لیکن اس پر عمل کی بے حد کمی ہے لیکن جماعت احمدیہ اچھا کام کر رہی ہے آج اسی جذبہ کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے اس قسم کی کانفرنسیں بہت نمایاں کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اس لئے میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اس کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و صدر مجلس وقف جدید کی تھی آپ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے سال ۱۹۹۳ء کو انسانیت کا سال قرار دیا ہے اور اسی بنا پر جماعت احمدیہ دنیا بھر میں ایسے جلسوں کا انعقاد کر رہی ہے اور تمام مذاہب کے نمائندوں کو دعوت دیتی ہے کیونکہ ہر مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا ایک ہے اور وہی تمام جہان کا خالق و مالک ہے اور سب کی ربوبیت فرما رہا ہے اس نے جس طرح انسان کی ظاہری اور جسمانی ربوبیت کے سامان کئے ہیں اسی طرح روحانی ربوبیت کیلئے ہر قوم اور ملک میں اپنے انبیاء اور رشی منی اوتار کو مبعوث فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی مذہب نے دوسرے سے نفرت کی تعلیم نہیں دی۔ موصوف نے موجودہ حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ اگر کوئی مذہبی رہنما دوسروں سے نفرت کی تعلیم دیتا ہے تو لازماً دو باتوں میں سے ایک تسلیم کرنی ہوگی یا تو وہ مذہب جھوٹا ہے یا ایسا مذہبی راہنما جھوٹا ہے۔

اس کے بعد مختلف مذاہب کے سات نمائندوں نے جلسہ کو خطاب کیا چنانچہ ہندو مذہب کے نمائندہ اور سناتن دھرم شٹھ کے گورو شری رنگا پریہ سوامی جی۔ جیلی منٹ کے شری انمدان کوتھلری صاحب عیسائیت کے فادر مسٹر جیکب ڈائریکٹر بائیبل سنٹر۔ اسلام کے نمائندہ مکرم مولانا محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج کیرالہ۔ سکھ دھرم کے گیانی مہل سنگھ صاحب شری گوردوارہ سنگھ سبھا۔ اسی طرح ویر شیوا زم کے پروفیسر بی ویریلپا اور ڈاکٹر وسنت کمار صاحب کینسر اسپیشلسٹ نے تقاریر کیں ہر ایک نے جماعت احمدیہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اور جماعت احمدیہ کی اس قابل تقلید کارروائی کی تعریف اور تحسین کرتے ہوئے اپنے اپنے مذاہب کی تعلیمات کا خلاصہ پیش کیا۔ بالخصوص پروفیسر بی ویریلپا نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ کے اس فرمان کو کہ "انسانیت مذہب کا پہلا قدم ہے" کو اس سال کا موٹو بنانا چاہیئے۔

آخر میں مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے انگریزی زبان میں تمام مذہبی رہنماؤں کی تعلیمات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی امن بخش عالمگیر بھائی چارہ، مساوات اور رواداری کی تعلیمات کو پیش کیا۔

محترم و مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب موصوف نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ مذہب کے بغیر انسان صحیح انسان نہیں بنتا مذہب ہی انسان کو اخلاق سے فاضلہ سکھاتا ہے اگر ہم دوسروں کے حقوق ادا نہیں کرتے تو کیسے ممکن ہے کہ دوسرے ہمارے حقوق کی حفاظت کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے محسن انسانیت کا خطاب اس وجہ سے عطا ہوا ہے کہ آپ نے انسانیت کے حقوق کا قیام فرمایا ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ ہم دوسروں کے لیے نمونہ بنیں۔

آپ کے بعد مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک نے تمام مقررین کرام سامعین و منتظمین اور حکومت کا باری باری شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد رات سوا گیارہ بجے جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

خدا کے فضل سے دو دنوں روز ٹاؤن ہال میں احمدیہ اخلاق نے بُک اسٹال لگایا اس موقعہ پر دو افراد نے بیعت فارم پُر کر کے احمدیت قبول کی مقامی اخبارات نے جماعت کے اس عظیم الشان دو روزہ اجتماع کی خبریں شائع کیں۔ اور ریاستی ٹیلیویژن پر کانفرنس کی خبر بڑی تفصیل سے ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ اور خوب تشہیر ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے نیک اور دور رس نتائج برآمد فرمائے۔ آمین

ملاؤں کا اشتہار اور سچ سے ان کا شوق فرار ... (بقیہ صفحہ ۲)

یہ خواب دراصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لئے خوشخبری تھی کہ آپ صراط مستقیم پر فائز ہیں۔ یہ وہ بات ہے جسے جان بوجھ کر مولویوں نے بدل ڈالا اور جھوٹ کی غلاظت کھائی۔ اشتہار شائع کرنے والے مولوی عبد الحفیظ سے ہماری گذارش ہے کہ اگر کتاب تعطیر الانام کا مطالعہ کرنے کی سعادت نہ نصیب ہوئی ہو تو کم از کم اس کی شکل ضرور دیکھ لیں۔ اور دیگر اسلامی کتب کا بھی پہلے اچھی طرح مطالعہ کر لیں اور پھر احمدیوں کے خلاف قلم اٹھائیں۔ لیکن اگر دیگر مولویوں کی طرح جھوٹ کے سہارے ہی سب کام کرنے ہوں تو پھر کچھ تو ہوگا لیکن ہم کر کچھ نہیں سکتے۔

بالآخر عرض ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی استعارات کے پیش نظر یا الہام الٰہی بعض مثالیں اپنے پر چسپاں فرمائی ہیں۔ سورہ تحریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی مثال دو عورتوں سے دی ہے ایک تو فرعون کی بیوی سے دوسرے حضرت مریم علیہا السلام سے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بالہام الٰہی حضرت مریم سے اپنی مثال دی ہے اور پھر فرمایا اس آیت میں (یعنی سورہ تحریم کی آیت ۱۳) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس امت میں ایک شخص ہوگا کہ پہلے مریم کا مرتبہ اسے ملے گا پھر اس میں عیسیٰ کی روح پھونکی جائے گی یعنی وہ مریمی صفات سے عیسوی صفات کی طرف منتقل ہو جائے گا۔

اب یہ وہ قرآنی فرمان ہے جسے مولویوں نے اپنے جھوٹ کی غلاظت سے بھر کر کچھ کا کچھ بنا دیا اور ایسی ایسی باتیں حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی طرف منسوب کیں کہ جو آپ نے کبھی نہیں فرمائیں۔ اور جن کے سننے اور پڑھنے سے ہر احمدی کا دل پاش پاش ہوتا ہے۔ ہم ان مولویان سے عرض کرتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام نے تو اپنی مثال حضرت مریم سے دی ہے۔ اگر مخالفین احمدیت کو اپنے متعلق حضرت مریم کی مثال منظور نہ ہو تو اگر وہ مومن ہیں تو پھر انہیں فرعون کی بیوی سے ضرور اپنی مثال دینی ہوگی۔ اگر انہیں فرعون کی بیوی بننا منظور ہے اور اس بات پر اصرار ہے کہ یہ استعارات نہیں ہیں تو اب ہم ان مولویوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر یہ فرعون کی بیوی ہیں تو فرعون نے تنہائی میں ان سے کیا معاملہ کیا؟ انہیں فرعون کا حمل ٹھہرا یا نہیں؟ وضع حمل تک ایام حمل کیسے گزرے؟ امید ہے ضرور اس کا جواب دیں گے ورنہ جھوٹوں کے لئے خدا کے مقرر کردہ انعام لعنۃ اللہ علی الکاذبین سے لذت یاب ہوں گے۔

(منیر احمد خادم)

کامیاب تبلیغی دورہ آسام میں عظیم الشان کانفرنس

بہت سے افراد کا قبول احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷، ۸ نومبر کو پانچویں آسام کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں میگھالیہ۔ بنگال۔ آسام کی جماعتوں نے شمولیت فرمائی اس کانفرنس کے لئے کلکتہ سے محترم محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت بنگال کی قیادت میں ایک وفد شامل ہوا۔ اس کانفرنس کے جملے انتظامات مکرم مولوی سیف الدین صاحب مرکزی انچارج و مکرم رحیم الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ تیاجلی نے بطریق احسن انجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز ۷ نومبر کو نماز تہجد سے ہوا۔ ۸ بجے صبح احمدیہ مسجد کے صحن میں محترم محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال کی زیر صدارت کانفرنس کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد محترم امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس موقع پر اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ نظم کے بعد مکرم مولوی سیف الدین صاحب مکرم رحیم الدین صاحب مکرم مولوی عبد الجبار صاحب معلم۔ مکرم نور احمد صاحب مکرم مولوی سید طفیل احمد صاحب اور خاکسار نے حاضرین کو مخاطب کیا۔ صدر اجلاس کے خطاب پر اجلاس کا اختتام ہوا۔ بعدہٗ آسام میگھالیہ کے خدام ناصرات و اطفال کا اجتماع شروع ہوا۔ بعد شام کو بعد نماز عشاء حضور انور کے ٹی وی اور ویڈیو کیسٹ دکھانے کا انتظام تھا جس میں باوجود مخالفین کے سخت پہرہ کے ... غیر از جماعت نے شمولیت کی۔ دوسرے روز علمی مقابلہ جات کے بعد کانفرنس کی کارروائی کا آغاز ہوا جس میں مقررین نے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور محترم امیر صاحب نے اجتماع میں اوّل دوم آنے والوں کو انعامات تقسیم کیے۔ اور پھر حضور انور کا ٹی وی اور کیسٹ دکھانے کا انتظام تھا جس میں غیر از جماعت مرد و زن نے بھی شمولیت کی۔

کانفرنس کے بعد وفد گوہاٹی سے ہوتے ہوئے ڈبرو گڑھ پہنچا جہاں بھی ذی اثر شخصیتوں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ یہاں پر جماعت کی نہایت نیک خاتون محترمہ مہر النساء صاحبہ جن کا اثر پورے علاقہ پر ہے اور مکرم مولوی سید طفیل احمد شاہد صاحب مبلغ کافی محنت سے کام کر رہے ہیں یہاں ۲۱ افراد نے بیعتیں کیں۔ الحمد للہ۔ ڈبرو گڑھ میں خاکسار کی تقریر کور دوارہ میں ہوئی جس کیلئے سکھ صاحبان نے اسپیشل بس پر وفد کو گوردوارہ لے جانے کا انتظام کیا اور تقریر کا بہت اچھا اثر رہا۔ اس کے بعد وفد بنگال کے تمام تبلیغی پارٹیاں اور شلونگ پہنچا اور نہایت کامیاب تبلیغی جلسے ہوئے اور کئی افراد نے احمدیت کو قبول کیا۔

مقام تفصرہ:۔ چھٹ ماریا مقام پر ہماری جماعت کا جلسہ ہو رہا تھا کہ غیر احمدیوں نے منصوبہ بند طریق سے ۱۰ مولویوں کے ہمراہ سینکڑوں افراد ہمارے جلسے پر لے کر مناظرہ کا چیلنج دیا جس پر جماعت کی طرف سے خاکسار نے مناظرہ کیا اور جب مخالف نے یہ الزام لگایا کہ جماعت احمدیہ کا کلمہ اور ہے تو خاکسار نے چیلنج دیا کہ اگر سب علماء مل کر بھی یہ ثابت کر دیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام خلفاء عظام نے یا افراد جماعت نے کبھی عالم نے کوئی دوسرا کلمہ پیش کیا ہے تو ہم یہیں پر اپنے جھوٹے ہونے کا اعلان کر دیں گے جس پر مولویوں نے جھنجھلا کر کہا کہ ہم حوالہ گھر بھول آئے ہیں لہذا حوالہ بعد میں پیش کیا جائے گا خاکسار نے سامعین کو بتایا کہ علماء گھر سے مناظرہ کرنے آئے ہیں اور حوالے گھر بھول آئے ہیں۔ یہ لوگ قیامت تک جماعت احمدیہ کی طرف یہ الزام جو لگایا جاتا ہے ثابت نہیں کر سکتے بہرصورت یہ لوگ تو گھر سے تصادم کرنے آئے تھے لہذا پتھر بازی شروع کر دی اور ہم حضرت مسیح پاک کی اس تعلیم پر عمل کرتے رہے کہ ؎

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو ☆ کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

چھے گاؤں میں عظیم الشان جلسہ:۔ ۱۷ نومبر کو وفد بھوٹان ملک کے ساتھ چھے گاؤں مشن پہنچا۔ یہاں پر محترم مولانا عبد المومن صاحب مبلغ سلسلہ نہایت محنت سے تبلیغی امور انجام دے رہے ہیں وہاں پر پورے شہر میں بذریعہ لاؤڈ سپیکر پہلی مرتبہ مکرم مولوی رضا الکریم صاحب نے جلسہ کی منادی کی اور رات ۸ بجے محترم محمد مشرق علی صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم رضا الکریم صاحب نے کی نظم مکرم مولانا عبد المومن صاحب نے پیش فرمائی۔ بعدہٗ مکرم نور احمد صاحب خاکسار اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں یہاں پر بھی چھ افراد نے احمدیت کو قبول کیا۔ بھوٹان میں وفد نے پہنچ کر متعدد ذی اثر شخصیات سے ملاقات کی اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس دورہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچاسی نفوس حلقہ بگوش احمدیت ہوئے اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے اور اس دورہ کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(حمید الدین شمس مبلغ انچارج بنگال و آسام)

منقولات

ع سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا!

عموماً دیوبندی مولویوں کو دیگر مُسلمان فرقوں کی نسبت جماعتِ احمدیہ کو کافر قرار دینے کا زیادہ شوق ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ حضرات اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر اِسلام اور مُسلمانوں کے ہمدرد و بہی خواہ ثابت کر کے مُسلمانوں کے لیڈر بننا چاہتے ہیں۔ اور دُوسرے ان کے اپنے مذموم عقائد کو عوام سے چھپانا چاہتے ہیں۔ ذیل میں پڑھئے کہ محمد ابراہیم بھاگلپوری صاحب نے اُن کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد تین صد علماء اہلِ سنّت والجماعت کے سامنے پیش کر کے ان کے متعلق کیا فتویٰ حاصل کیا ہے۔ بقول ان کے ان علماء میں ہندوستان کے علماء کے علاوہ افغانستان۔ ایران۔ مصر۔ روم۔ شام۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے عُلماء بھی شامل ہیں۔ اِس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ احمدیوں پر فتویٰ کفر کوئی نئی بات نہیں۔ اِن علماء کا کام ہی ایک دُوسرے پر کُفر کے فتوے لگانا ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ مسیح کے مقابل پر آج ان سب نے اکٹھے ہوکر " کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً " کی حدیثِ مُبارک کو پُورا کر دیا ہے ___ ملاحظہ فرمائیے اصل فتویٰ کی فوٹو کاپی ___ (اِدارہ)

"مسیحی دنیا" نئی دہلی نومبر ۱۹۹۳ء میں شائع شدہ ایک رپورٹ کے مطابق بین الاقوامی ادارہ ایشیا واچ نے کہا ہے کہ پاکستان میں ان دنوں عیسائیوں پر بھی مذہبی اعتبار سے بہت ظلم ہو رہا ہے۔ ایسے قوانین بنائے گئے ہیں جن کے ذریعہ عیسائیوں کو کفر اور گستاخیٔ رسول کا الزام لگا کر گرفتار کر لیا جاتا ہے۔

مذکورہ مظالم کے خلاف احتجاج کرتی ہوئی عیسائی خواتین۔

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶- مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ارشادِ نبویؐ
اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ
(بات کرنے سے پہلے سلام کیا کرو)
-: (منجانب) :-
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

خوشخبری
۱۰۲ واں جلسہ سالانہ مبارک ہو!
مردوں کے لئے لاجواب الہامی نسخہ
زد جامِ عشق
اسی طرح پیٹ درد، گیس، پیٹ پھولنے اور قبض کے مریضوں کے لئے
شکتی لال گولی
ایک بار خدمت کا موقعہ ضرور دیں!
پتہ:- چھابڑہ فارمیسی - ہرچووال روڈ - قادیان - ۱۴۳۵۱۶ پنجاب (بھارت)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان
PHONE:- 04524 - 649.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516.

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339. (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

احمدی بھائیوں کے لئے نادر موقعہ!
از حکیم بلونت سنگھ خاندانی شاہی طبیب
علاج کے سنٹر:- قادیان - دھلی - سری نگر اور آسام۔
حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اوّل کے آزمودہ نسخہ جات سے علاج کیلئے اولاد اور طاقت سے محروم افراد تشریف لائیں۔ کستوری۔ زعفران۔ موتی جواہرات اور قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ زد جامِ عشق حاصل فرمائیں۔ شافی اللہ تعالیٰ ہے۔

Poultech Consultant & Distributors
DEALERS IN: DAY OLD BROILER CHICKS
POULTRY FEED.
MEDICINES & ALL TYPES OF POULTRY EQUIPMENTS
Office/Residence :-
58 - ISHRAT MANZIL
Near Police Station,
Wazirganj, Lucknow - 226 018
Phone : 245860

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4 B MURARI LAL LANE ANSARI ROAD NEW DELHI - 110002 (INDIA)
PHONES:- 011 - 3263992, 011-3282843
FAX:- 91-11-3755121. SHELKA, NEW DELHI.

NEVER BEFORE

GUARANTED PRODUCT
THIS COMFORT
THIS DURABILITY
AND SO LIGHT
NTR
Soniky
HAWAI
A Treat for your feet
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
34-A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD, CALCUTTA-15

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
باٹی پولیمرز
کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206